ہفت روزہ

خدام الدین
لاہور

زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۴ جون سنہ ۱۹۵۷ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین © لاہور

ہم نہ کہتے تھے؟

(از جناب عبد الرحیم صاحب جاوید الہ آبادی (پاکستانی)

رہِ حق سے یہ بھٹکے گا مسلماں ہم نہ کہتے تھے؟ — بُھلا بیٹھے گا یہ احکامِ یزداں ہم نہ کہتے تھے؟

کریگا محو دل سے درسِ قرآں ہم نہ کہتے تھے؟ — بُجھا دیگا مسلماں شمعِ ایماں ہم نہ کہتے تھے؟

غریبِ بے نوا ہونگے پریشاں ہم نہ کہتے تھے؟ — پیئینگے اہلِ زر خونِ غریباں ہم نہ کہتے تھے؟

بکے گی غیرت و ناموس مال و زر کے بدلے میں — حیا سے پاک ہوگی چشمِ انساں ہم نہ کہتے تھے؟

نئے نمرود و فرعون اور قاروں ہونگے پھر پیدا — کہ ہوگا کفر پھر شعلہ بداماں ہم نہ کہتے تھے؟

زنا، میخواری و رشوت، دغابازی کریگا یہ — یہ انساں ہی کریگا کارِ شیطاں ہم نہ کہتے تھے؟

فساد و فتنہ و شورش سے پھر ابھرنے لگی دنیا — حوادث کے امڈ آئیں گے طوفاں ہم نہ کہتے تھے؟

کرے گا نوجواں اسلام کا افعالِ ناگفتہ — عیوبِ خویش پر ہوگا یہ نازاں ہم نہ کہتے تھے؟

فدائے شمعِ عرفاں جن مسلمانوں کو ہونا تھا — وہی ہونگے فدائے حسنِ نسواں ہم نہ کہتے تھے؟

پیامِ حق سنائے گا جو انساں اس زمانے میں — وہی ہو جائے گا پابندِ زنداں ہم نہ کہتے تھے؟

جسے سینچا گیا تھا چشمۂ آبِ ہدایت سے — وہ تاراجِ خزاں ہوگا گلستاں ہم نہ کہتے تھے؟

اسیرِ پنجۂ طاغوت ہوگی امتِ احمد — ہزاروں دکھ سہینگے اہلِ ایماں ہم نہ کہتے تھے؟

نظر آتا تھا اے جاوید رنگِ گردشِ گردوں
قیامت کے نشاں ہونگے نمایاں ہم نہ کہتے تھے؟

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

جلد ۳ | ۱۴-ذیقعد المکرم ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۵۷ء | شمارہ ۵

اعلان حق

جلالۃ الملک شاہ سعود والئے حجاز نے ایک اخباری نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ کشمیر کے قضیہ کا منصفانہ حل اسی میں مضمر ہے کہ وہاں کے چالیس لاکھ مسلمانوں کو حق خود اختیاری دیا جائے۔ اس ضمن میں آپ نے پاکستان کے موقف کی مزید حمایت کی اور فرمایا کہ اقوام متحدہ کی افواج کی موجودگی میں بہترین طریق سے رائے شماری ہوسکتی ہے کشمیر کے قضیہ پر اگر کوئی جانبدار سے جانبدار ملک بھی غور کرے تو وہ پاکستان کے نقطۂ نگاہ کو غیر منصفانہ قرار نہیں دیسکتا۔ دونوں ممالک کے نظریات یہ ہیں کہ ہندوستان تو سرے سے اس قضیہ کو کوئی قضیہ ہی تسلیم نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب یہ تنازعہ دوبارہ حفاظتی کونسل میں گیا تو روس ایسے ہندوستان نواز ملک کو ماننا پڑا کہ تنازعہ موجود ہے۔ البتہ اُس نے طریقِ حل سے اختلاف کرتے ہوئے ہندوستان کی طرفداری کی بہرحال ہندوستان کا یہ موقف اجماعی طور پر تمام ممالکِ دُنیا نے غلط قرار دیا۔ دوسرے یہ کہ ہندوستان کشمیر کو طاقت اور استبداد کے زور پر اپنی مملکت میں مدغم کر رہا ہے۔ لیکن پاکستان حق و انصاف کے عین تقاضے اور اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق کشمیریوں کی آرا دریافت کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے کونسی مملکت پسند کرتے ہیں۔ کون ہے جو اِس راستبازی کا بطلان کرے؟

عرب عوام کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہو نہیں سکتا کہ پاکستان کے نظریات سے اختلاف کریں۔ عربوں اور پاکستانیوں میں جو مذہب و معاشرت کا اشتراک ہے۔ وہ کہاں اجازت دیتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے حق پرست مسلمان کا ساتھ نہ دے۔ اسی جذبہ کا تو اثر تھا کہ نہر سویز پر ضرب کی ٹیس نیل کے ساحل سے کاشغر تک بیک آواز محسوس کی جاتی رہی سویز پر حملہ عالمِ اسلام پر حملہ سمجھا جاتا رہا۔ البتہ بعض عرب حکومتیں وقتی طور پر غیر ملکیوں کے زیر اثر ہیں لیکن ہماری رائے میں یہ خود عرب دُنیا کے مفاد کے خلاف ہے۔ کہ عرب ممالک خارجی حکمت عملی میں ایک دُوسرے کے برعکس نظریات رکھیں۔ پھر کشمیر کا معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اقوام دُنیا کا ہر ادارہ خواہ وہ حفاظتی کونسل ہو یا اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی، اقوام عالم کی عدالت ہو یا ازیں قسم کوئی دیگر جمعیت اگر کشمیر کیس پر سنجیدگی سے غور کیا جائیگا تو فی زمانہ رائے شماری کے حل کے علاوہ دوسرا حل ملنا ناممکن ہے۔ پھر وہ عرب ممالک جو پاکستان کے مخالفین کے ہمنوا ہیں (ہمارا اشارہ مصر و شام کی طرف ہے۔) خود اپنے معاملات میں اقوام متحدہ کے دستِ نگر ہیں۔ یہ اقوامِ متحدہ تو تھی جس نے اپنی افواج بھیج کر فرانس و برطانیہ جیسے ممالک کی فوجوں کو نکال پھینکا۔ لہٰذا ان پر اس صورت سے بھی واجب ہوتا ہے۔ کہ بھارت جیسے ممالک کو اقوام متحدہ کے فیصلوں کی روگردانی کرنے میں عالمگیر بدنامی حاصل کرچکے ہیں۔ ان کی کھلے بندوں مذمت کریں۔

اغماضِ حق کیوں؟

ان دنوں پاکستان کے دارالمملکت میں میثاقِ بغداد کے رُکن ممالک کا ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ قارئین جانتے ہیں۔ کہ بغداد پیکٹ کے پانچ اراکین میں سے چار مسلمان ممالک ہیں۔ یعنی پاکستان۔ ایران۔ عراق اور ٹرکی اور پانچواں برطانیہ۔ ان میں سے تین ممالک کو اپنے اپنے ہمسایہ ممالک سے سنگین نوعیت کے تنازعات درپیش ہیں۔ پاکستان کے لئے کشمیر، عراق کے لئے اسرائیل اور ٹرکی کے لئے قبرص۔ چنانچہ ان تینوں ممالک کے نمائندگان نے اپنی تقاریر میں ان تنازعات کا بالخصوص ذکر کیا اور دوسرے ممالک سے اپنے موقف کی تائید طلب کی۔ لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ برطانوی نمائندہ نے بجائے اس کے کہ وہ حق و صداقت پر مبنی نظریات کی تائید کرتے۔ انہوں نے سرے سے اس رجحان ہی کی مخالفت کی کہ ایسے نجی تنازعات بغداد پیکٹ کے اجلاس میں پیش نہیں ہونے چاہئیں۔ چنانچہ باقی اجلاس میں معاشی معاملات وغیرہ پر غور ہو رہا ہے

ہمیں مغربی ممالک کی اس منافقانہ روش پر شدید دُکھ ہے۔ برطانیہ کا کونسا نجی معاملہ ہے۔ جو پاکستان وغیرہ ممالک کی حمایت سے محروم رہا؟ پھر اس کی طرف سے یہ اغماضِ حق کیوں؟ آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے سیٹو کے اجلاس منعقدہ کراچی میں یہ برطانیہ ہی تھا جس نے کشمیر کے معاملہ کو زیر بحث لانے کی مخالفت کی۔ حلیف ممالک کا یہ چلن متعلقہ ممالک کے عوام کو بدرجۂ غایت مایوس کرتا ہے۔ پھر کشمیر کا مسئلہ تو پاکستان کے تحفظ سے براہِ راست منسلک ہے۔ اگر پاکستان اپنی حفاظت کے فکر ہی سے دو چار رہے تو کیا اس کی معیشت اس سے متاثر نہ ہوگی؟

برطانیہ اپنی رائے کو بدلے اور پیکٹ کے ممبر ممالک کے مسائل میں پوری دلچسپی لے۔ اور پاکستان بھی ایسے اراکینِ میثاق پر واضح کردے کہ جب تک مغربی ممالک دیگر ممالک کے مفادات کو پیش نظر نہیں رکھیں گے۔ اُن کے ساتھ اشتراک ہی بیکار ہے۔

یہ متولّی!

لاہور کے ایک بہت بڑے بزرگ کے مزار کے متولی کے ہاں سے بڑی بھاری تعداد میں منشی اشیاء برآمد ہوئیں۔ اس واقعہ کی تفاصیل شائد قارئینِ کرام سے پوشیدہ نہ ہوں اور ویسے بھی یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں بزرگانِ کرام اپنی اپنی حیات طیّبہ میں شیطان الرّجیم کا قلع قمع کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے وہیں ان کی زندگیوں کے بعد شیطان کی کارفرمائی ہوتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہمارے اسلاف کے اکثر مزار مختلف جرائم کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ شراب نہیں تو کم از کم چرس افیون، گانجہ، سلفہ، بھنگ، پوست وہاں پئے پلائے جاتے ہیں۔ عُرس جس کے انعقاد کو بدقسمتی سے مہرفوں نے مذہب

(باقی صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ یوم الجمعہ ۷ - ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۷ - جون ۱۹۵۷ء

اولیاء کرام کا ارشاد

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ - جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا - اُس نے اپنے رب کو پہچانا

(از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور)

قرآن مجید سے اس کا ثبوت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ سورہ المومنون رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ - اور البتہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا - (کیونکہ سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام منتخب مٹی سے پیدا ہوئے - اور ویسے بھی تمام بنی آدم نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نطفہ بھی مٹی سے نکلی ہوئی غذاؤں کا خلاصہ ہے - شیخ الاسلام) پھر ہم نے اسے حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا (یعنی ماں کے رحم میں جہاں سے کہیں ہل [illegible]) پھر ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا - پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی - پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا (یعنی کچھ حصّہ گوشت کا سخت کر کے ہڈیاں بنا دیں - اور ہڈیوں کے ڈھانچے پر پھر گوشت پوست منڈھ دیا - شیخ الاسلام) پھر اُسے ایک نئی صورت میں بنا دیا (یعنی روح حیات پھونک کر ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا) سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے - (جس نے نہایت خوبصورتی سے تمام اعضاء و قویٰ کو بہترین سانچے میں ڈھالا - اور اس کی ساخت عین حکمت کے موافق نہایت موزوں و متناسب بنائی - شیخ الاسلام)

اللہ تعالیٰ کے مٹی سے لے کر زندہ انسان بننے تک کے احسانات

(۱) مٹی سے غذا بنانا -
(۲) غذا سے نطفہ بنانا -
(۳) ماں کے رحم میں نطفہ رکھنا -
(۴) نطفہ سے علقہ (خون کا لوتھڑا) بنانا -
(۵) خون کے لوتھڑے کو گوشت بنانا -
(۶) گوشت میں پھر ہڈیاں بنانا -
(۷) پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھانا
(۸) پھر اس تیار شدہ ڈھانچے میں رُوح پھونکنا -
(۹) آنکھوں میں بینائی ڈالنا -
(۱۰) کانوں میں سُننے کی طاقت ڈالنا -
(۱۱) زبان میں بولنے کی طاقت ڈالنا -
(۱۲) دماغ میں عقل ڈالنا -
(۱۳) ہاتھوں میں پکڑنے کی طاقت ڈالنا -
(۱۴) ٹانگوں میں چلنے کی طاقت ڈالنا -
(۱۵) ناک میں سُونگھنے کی طاقت ڈالنا -
(۱۶) سارے بدن میں ایک حس کا رکھنا - جس سے انسان ہر اس چیز کو معلوم کر سکے - جو بدن پر لگ جائے - کہ گرم ہے یا سرد -

یہی میرا رب ہے

جب انسان کو معلوم ہو گا کہ مٹی سے لے کر انسان بننے تک میرے اندر یہ تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں - تو یقین کر لیگا - کہ یہی میرا رب ہے - جس نے مجھے مٹی سے لے کر اپنی قدرت کاملہ سے اتنی منزلیں طے کر کے جیتا جاگتا انسان بنا دیا

حیوانات میں بھی ممنون احسان ہونے کا احساس

اگر آپ غور کر کے دیکھیں - تو حیوانات میں بھی اپنے محسن کے ممنونِ احسان ہونے کا جذبہ پایا جاتا ہے - اور تو اور درندوں میں بھی یہ احساس پایا جاتا ہے - لاہور کے چڑیا گھر میں جا کر تماشا دیکھئے - کہ شیر کی خدمت پر جو خادم مامور ہے - جب وہ پنجرے کے پاس جا کر کھڑا ہوتا ہے اور شیر کو بلاتا ہے - تو لیٹا ہُوا بھی ہو تو فوراً اُٹھ کر پنجرے کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا ہے - پھر وہ خادم اس کی گردن پر اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا رہتا ہے - شیر اس طرح چُپکے سے کھڑا رہتا ہے جس طرح گائے یا بھینس خاموش کھڑی ہو - یہ کیوں کھڑا ہے - اپنے محسن کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے -

الانسان عبید الاحسان

حیوانات میں اپنے محسن کے احسان کے شکریہ ادا کرنے کا جذبہ اتنا کامل مکمل نہیں پایا جاتا - جتنا انسان میں پایا جاتا ہے - چنانچہ زبان عرب میں یہ ضرب المثل ہے - اَلْاِنْسَانُ عَبِيْدُ الْاِحْسَانِ - ترجمہ - انسان احسان کا غلام ہو جاتا ہے - یعنی اپنے محسن کا بے داموں خرید کردہ غلام بن جاتا ہے - زبان عرب میں ایک

دُوسری ضرب المثل

ملاحظہ ہو - شعر

اَفَادَتْكُمُ النَّعْمَاءُ مِنِّيْ ثَلٰثَةً
يَدِيْ وَلِسَانِيْ وَالضَّمِيْرَ الْمُحَجَّبَا

ترجمہ - (اے میرے محسن) تیرے احسانوں نے میری تین چیزیں تیری کر دی ہیں - میرا ہاتھ اور میری زبان اور (میرا) دل چھپا ہُوا - یعنی میرا دل بھی تیرا شکر گزار ہے اور میرا ہاتھ بھی تیرے شکریہ کے لئے اُٹھتا ہے - اور میری زبان بھی تیرا شکر ادا کرتی ہے -

مٹی سے زندہ انسان بنانے والے کو تو معبود بنائے گا

جب فطرۃ سلیمہ والا انسان ایک انسان محسن کا اتنا شکر گزار ہوتا ہے - تو مٹی سے لے کر جیتا جاگتا انسان بنانے والے کو تو اپنا معبود بنائے گا کہ جب مجھ میں سب کچھ تیری ہی قدرت کا کرشمہ ہے تو میں بھی دُنیا میں فقط تیرا ہی ہو کر رہوں گا - یعنی جب دُنیا میں تیرے سوا میرا کوئی محسن نہیں ہے تو میرا بھی تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے - ہر فطرۃ سلیمہ والا انسان یہ فیصلہ اپنی عقل سے کر سکتا ہے - اسی لئے

ہمارے محققین اسلاف کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ بعثت انبیاء علیہم السلام سے پہلے کے انسانوں کو بھی شرک پر مواخذہ ہوگا۔ یعنی توحید خداوندی کو چھوڑ کر مَعْبُوْدِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ بنانے پر مواخذہ ہوگا۔ اور شرک میں مبتلا رہنے کے جرم میں دوزخ میں داخلہ ہوگا۔

بعد از بعثت مواخذہ

ہاں شریعت کے مکمل قانون کا مواخذہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے بعد ہوگا۔ جس میں عبادات کے علاوہ اخلاقی معاشرتی اقتصادی۔ سیاسی معاملات میں مکمل راہنمائی ہوگی

معبود ماننے کے بعد ہدایات کا مطالبہ

جب فطرت سلیمہ والا انسان خدا تعالےٰ کو اپنی عقل کی راہ نمائی سے معبود مان چُکا۔ اولیاء کرام کے اس فقرے "من عرف نفسہٗ فقد عرف ربّہٗ" کا یہی مطلب تھا۔ تو اب اس کی فطرۃ کا یہ پُر زور مطالبہ ہوگا۔ کہ مجھے اپنے معبود کو راضی رکھنے کے لئے کوئی پروگرام (نظام الاوقات) چاہیئے تاکہ اس پروگرام کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنے معبود کو راضی کر سکوں۔ وہ پروگرام کبھی بصورت توراۃ نازل ہُوا جو موسیٰ ؑ کے ذریعہ سے خلق خدا کو دیا گیا۔ اور کبھی بصورت انجیل نازل ہُوا۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے انسانوں کو دیا گیا۔ سب سے آخری۔

نظام الاوقات عبدیت قرآن مجید

ہے۔ جو سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے انسانوں کو دیا گیا۔ اب سطح دنیا پر فرائض عبدیت کی راہ نمائی کرنے والا فقط قرآن مجید ہے۔

قرآن مجید کی راہ نمائی کا نمونہ

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

سورہ الانعام رکوع ۱۹ پارہ ۸

ترجمہ۔ کہدو۔ آؤ میں تمہیں سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں اور انہیں رزق دینگے۔ اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ۔ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو۔ جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔ اور ماپ اور تول کو انصاف سے پُورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو۔ تو انصاف سے کہو۔ اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔ اور اللہ کا عہد پُورا کرو۔ تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ سو اسی کا اتباع کرو۔ اور دوسرے راستوں پر مت چلو۔ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے۔ تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

سابقہ بیان شدہ قانونِ الٰہی کا حاصل

خالق اور مخلوق دونوں سے تعلقات درست رکھو

خالق سے تعلق درست رکھنے کا طریقہ

(ا) اس کے ساتھ شرک نہ کرو۔ یعنی جو تعلق بندے کا اللہ تعالےٰ ہی سے ہونا چاہیئے وہ تعلق کسی دوسرے سے نہ رکھا جائے۔

قرآن مجید کی روشنی میں خدا تعالےٰ کے تعلق کی تفصیل

ا۔ راحت و رنج فقط اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔

ب۔ اولاد کا دینا فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

ج۔ رزق کی تنگی یا کشادگی فقط اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔

د۔ ہر وقت اور ہر حالت میں حاضر ناظر فقط اللہ تعالےٰ ہے۔

ہ۔ سجدہ فقط اللہ تعالےٰ ہی کو کرنا چاہیئے۔

و۔ جب ظاہری اسباب ہماری مطلب برآری سے عاجز آجائیں۔ تو فقط اللہ تعالےٰ ہی سے امداد کی درخواست کی جائے۔

ز۔ اللہ تعالےٰ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔

ح۔ جس کو چاہتا ہے۔ عزت دیتا ہے۔ جس کو چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔

ط۔ جسے چاہے بادشاہ بنا دے۔ جسے چاہے بادشاہی سے معزول کر دے۔

ی۔ ہر چیز کی زندگی اور موت کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ میں ہے۔

ک۔ انبیاء علیہم السلام کو نبوت کا عہدہ عطا فرمانا۔ اور اولیاء کرام کو ولایت کا عہدہ عطا فرمانا اسی کے اختیار میں ہے۔

مذکورۃ الصدر چیزیں مشتے نمونہ از خروارے ہیں

(۲) اللہ تعالےٰ سے جو عہد کیا ہے۔ اُسے پُورا کرو۔

بندے کا اللہ تعالےٰ سے یہ عہد ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ تو میرا خدا

بندے کا فرض

یہ ہے۔ کہ جس طرح مجازی غلام مجازی آقا کی اجازت کے سوا کوئی کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح حقیقی بندہ اپنے حقیقی آقا (خدا تعالےٰ) کی اجازت کے سوا کوئی بھی کام نہ کرے۔ مثلاً کھانے پینے پہننے۔ جاگنے سونے۔ کمانے۔ خرچ کرنے میں اسی اللہ کی رضا کا تابع ہو جائے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی رضا کا اتنا پابند ہے تو اسے مسلم یا وفادار اور غدار سے ایک جیسا تو سلوک نہیں کیا جاتا۔ اگر انسان

اللہ تعالےٰ کا وفادار بندہ

بننا چاہتا ہے تو عبدیت (بندگی) کا جو نظام الاوقات اللہ تعالےٰ نے تجویز فرمایا ہُوا ہے۔ خواہ وہ بدنی عبادت سے تعلق رکھتا ہو یا مالی سے۔ اسے دل وجان سے

بجا لائے ۔ اللّٰھم اجعلنا منہم

مخلوق سے تعلق درست رکھنے کے متعلق ہدایات

مذکورہ بالا نظام الاوقات میں ماں باپ سے تعلق۔ اولاد سے تعلق۔ یتیموں سے تعلق۔ تمام مسلمانوں سے تعلق۔ باہمی تجارتی تعلقات درست رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اخلاق درست کرنے کی تلقین

مذکورہ بالا نظام الاوقات میں بے حیائی کے کاموں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ

ناحق کسی انسان کی جان نہ لی جائے

مذکورہ بالا نظام الاوقات میں کسی انسان کے ناحق قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ناحق قتل کرنے والے کی پانچ سزائیں

(وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا)

سورہ النساء رکوع ١٣ پارہ ۵

ترجمہ - اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے [illegible] دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

انسانی فطرۃ کا طبعی تقاضا ہے۔ جو اسے اس کے محبوب سے ملائے۔ وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کا بیٹا گم ہو جائے اور وہ تلاش کرکے تھک جائے۔ پھر مایوس ہوکر ایک جگہ پریشان ہوکر بیٹھا ہوا ہو۔ ایک شخص آکر اسے کہے۔ کہ میں تمہارے بیٹے کو دیکھ آیا ہوں۔ چلو۔ تمہیں ملا دوں۔ وہ شخص کتنا خوش ہوگا۔ اور دکھانے والے کو کتنی دعائیں دے گا۔

انسان نے اپنی فطرت سلیمہ کی راہنمائی سے اپنے معبود کو تو پالیا

مگر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی کمتری کے باعث اس سے کوئی نظام الاوقات نہیں لے سکتا۔ اس لئے جب پیغمبر خدا آئے گا۔ اور وہ اس کو احکام الٰہی لے کر دے گا۔ تو انسان پیغمبر کا بے حد ممنون ہوگا۔ اور جان دل سے اس پر قربان ہوگا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ الفاظ عام طور پر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ "بابی انت وامی" (یا رسول اللہ) میرے باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں یعنی ان کے دل میں حضور انور کی محبت ماں باپ سے بھی بدرجہا زیادہ تھی۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار سے کہتے ہیں۔ شعر

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

ترجمہ۔ پس تحقیق میرا باپ اور میری ماں اور میری عزت محمدؐ کی عزت کے بچانے کے لئے تمہارے مقابلہ میں ڈھال ہے۔ صحابہ کرامؓ کے دل میں آپ کی یہ عزت اور عظمت پیغمبر خدا ہونے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ آپ کے خاندان میں اور بھی تو ہزاروں آدمی تھے۔

اصل بات یہ ہے

کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کا محبوب ہوگا وہ عاشقانِ الٰہی کا بطریق اولیٰ محبوب ہوگا۔

دُعا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا مذکورۃ الصدر تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

بقیہ اداریہ صفحہ ٣ سے آگے۔

میں شامل کر لیا ہوا ہے۔ ان موقعوں پر یہ برائیاں اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ اسلام کا ہر بہی خواہ ان واقعات پر کڑھتا ہے۔ کہ بزرگانِ گرامی قدر کے اسمائے نامی ان مکروہ واقعات کے ضمن میں نشر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسے نتائج کے ذمہ دار حکومت اور عوام دونوں ہیں۔ حکومت اس لئے کہ اس نے مزارات کو کیوں ایسے ننگ اسلام اور جرائم پیشہ افراد کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کی لامحدود آمدنی کا محاسبہ کون کرتا ہے؟ کہاں ہیں انکم ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس والے؟ حکومت کی پیشانی پر اس لئے تو بل آجاتا ہے۔ کہ ایک غریب چھابڑی فروش قانون سے روگردانی کرتے ہوئے کسی شاہراہ پر پیٹ میں ایندھن جھونکنے کے لئے بیٹھ جائے۔ لیکن وہ ایسے سماج دشمن عناصر مار آستین کی طرح پلتے رہیں۔ اور عوام بھی اپنے گاڑھے پسینے کی آمدنیوں سے ان کو پالتے ہیں۔ یتامیٰ۔ مذہبی انجمنیں اور دیگر بہبودی کے ادارے تو عوام کی امداد سے محروم رہیں لیکن متولیوں کے گلے سیم و زر سے پُر۔ کیوں اور کس لئے؟ کبھی عوام نے کسی متولی صاحب سے احتساب کیا کہ آپ اتنا روپیہ کہاں اور کیسے خرچ کرتے ہیں کبھی ایسے واقعات اخبارات میں پڑھ کر عوام کو خیال آیا کہ وہ گزشتہ را صلوٰات کہتے ہوئے آئندہ احتیاط کریں؟ نہیں حکومت اور عوام کا کچھ ہی رویہ ہو ہم یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ آپ نے اس طرح عقابوں کے نشیمن زاغوں کی تحویل میں رہنے دیئے۔ تو پھر جرائم کی رفتار پر قدغن نہیں لگا سکتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلسِ ذکر

منعقدہ جمعرات مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۵۷ء

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد عرض یہ ہے کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ یہ اجتماع اصل میں اُن اللہ کے بندوں کا ہے جو خدا یاد کرنا چاہتے ہیں اور امراض روحانی سے شفایاب ہو کر اور تعلق باللہ درست کرکے اس دنیا سے جانا چاہتے ہیں۔ جمعرات مبارک رات ہے اور اس رات میں احباب کو اکٹھا کرنیکا صرف یہی ایک مقصد ہے کہ ہم میں روحانی بیماریاں موجود ہیں۔ اور ان کا احساس ہمیں بہت کم ہوتا ہے کوئی روحانی طبیب ہی اس کا احساس دلائے تو دلائے، خود احساس تک نہیں ہوتا۔ اگر یہاں ان سے نجات حاصل نہ کی گئی تو یاد رکھئے وہ بیماریاں قبر میں بھی ترڑپائیں گی۔ چاہے کوئی روزے رکھے نمازیں پڑھے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک سل یا دق کی مریض لڑکی بڑی نیک نمازی اور روزہ دار۔ اگر اُس کی شادی ہو جائے تو کیا محض میکے سے سسرال چلی جانے سے وہ شفایاب ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ اگر یہاں دق کا علاج نہیں ہو سکا تو وہاں کرنا پڑے گا۔ تو یہ مجلس درحقیقت امراض روحانی سے نجات حاصل کرنے والوں اور اللہ اللہ کرنے والوں کے لئے خاص ہے۔ دوسرے مسلمان جو آجاتے ہیں۔ میں انہیں منع نہیں کرتا۔ چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ ہم بھی خدا یاد کرتے ہیں اور وہ بھی۔ لیکن یاد رکھئے اس جہان سے بس اس جہان میں چلے جانے سے امراض ختم نہیں ہو جائیں گے جب تک ان کا باقاعدہ علاج نہیں کیا جائے گا۔ بس ان مہلک روحانی بیماریوں

مثلاً حسد، کبر، عجب وغیرہ اکثر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں۔ آج کا سبق یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ لذیذ نام "اللہ ھُوْ" ہے۔ یہ محض عقیدت کی وجہ سے نہیں کہہ رہا۔ اس لحاظ سے تو ہے ہی بلکہ تجربہ کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں کہ اصلی اور حقیقی لذت فقط اس پاک نام میں ہے جس دل میں "اللہ ھُوْ" کی حقیقی لذت سما جائے اور اس پاک اور مبارک نام سے فرحت و سرور حاصل ہونے لگے۔ تو پھر اس لذت کے آگے دنیا کی ساری لذتیں اور نعمتیں ہیچ ہیں۔ یہ لذت اور کہیں نہیں۔ دنیا کی کوئی لذت اس لذت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دیکھئے ہر ملک کے اپنے الگ الگ پھل اور میوے ہیں۔ آم ہمارے ہاں ہے کابل میں نہیں ہوتا۔ بمبئی میں جو کیلا ہوتا ہے۔ وہ پنجاب میں نہیں ہوتا۔ پھر جس طرح ہر پھل کی لذت اور تاثیر جدا ہے۔ ایسے ہی "اللہ ھُو" کی لذت و تاثیر سب سے الگ اور سب سے ممتاز ہے۔ مثلاً اس پاک نام کی ایک تاثیر اطمینان قلب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ خبردار اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کی کسی چیز کی یہ قطعی تاثیر نہیں۔ اطمینان قلب فقط ذکر الٰہی سے حاصل ہو سکتا ہے اور بس۔ میں نے سنا ہے۔ لندن کے کئی کروڑ پتی محض اطمینان قلب حاصل نہ ہونے کے باعث خودکشی کر لیتے ہیں۔ کیونکہ دل کو بے چینی ہی بے چینی ہے۔ کسی طرح سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک بڑے سیٹھ کی مختلف بڑے شہروں کلکتہ، بمبئی، دہلی، کراچی

میں دکانیں ہیں۔ اتنے ہی اس کے دل کے ٹکڑے ہوں گے۔ اس کو ہر وقت یہی ڈر رہے گا۔ کہ کہیں کسی دکان کو آگ نہ لگ جائے۔ کسی دکان میں گھاٹا نہ پڑ جائے کہیں ملازم خرد برد نہ کر لیں اور ایک بڑے زمیندار کو ہر وقت خطرہ ہے۔ کہ زیر کاشت فصل پروان چڑھتی ہے۔ کہ برباد ہوتی ہے۔ کبھی بارش کی کمی کا رونا ہے کبھی زیادتی کا ڈر۔ اس کے مقابلہ میں ایک پنواڑی ہے جو صبح کو ایک روپیہ کے پان لگاتا ہے۔ شام کو ایک روپیہ نفع کما لیتا ہے۔ روٹی بھی مل گئی۔ پونجی بھی بچ گئی۔ نہ بارش کا خوف ہے نہ آگ کا ڈر وہ اس تاجر و زمیندار سے کہیں زیادہ چین کی نیند سوتا ہے۔ غرض کہاں تک مثالیں بیان کروں۔ ہمارا ایمان ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ٹھیک ہے۔ دل کا اطمینان اور چین فقط اللہ کے ذکر سے ہے۔ جس نے اللہ کی یاد سے اپنے دل کو غافل رکھا پھر چین سے وہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ غافلوں کی صحبت سے بچو۔ ورنہ جہاں وہ ڈوبیں گے۔ تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔

إِذَا كَانَ الْغُرَابُ دَلِيْلَ قَوْمٍ
سَيَهْدِيْهِمْ إِلَىٰ دَارِ الْكِلَابِ

جب کوے کو راہنما بناؤ گے تو وہ خود بھی مردار خوار ہے تمہیں بھی مردار پر لے جائے گا۔ جہاں کتے مردار کھا رہے ہوں گے جس کا دل "اللہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت سے نا آشنا ہے۔ اس کو [illegible] اور لیڈر نہ بناؤ۔ اطمینان قلب [illegible] نہیں چاہتا۔ مگر صحیح اطمینان فقط یاد خدا سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر یہ چیز اللہ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو وہ شخص بامراد اور کامیاب ہے۔ اگر آدمی خود اندھا ہے تو اپنی لاٹھی کسی بینا کے ہاتھ میں دے دے وہ منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ ورنہ اندھا اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہیگا اور منزل مقصود تک کبھی نہیں پہنچے گا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پاک نام کی لذت اور اپنا شوق نصیب فرمائے۔ اگر "اللہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت و حلاوت نصیب ہو گئی تو پھر سکون و طمانیت اور استغنا وغیرہ سب کچھ حاصل ہو جائیگا

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمے خرم

یعنی سنجر قوم کے جھنڈے کی مانند میرا بخت سیاہ ہو جائے۔ اگر میرے دل میں سنجر کی بادشاہی لینے کی خواہش پیدا ہو۔ جب کہ مجھے آدھی رات کی بادشاہی کا لطف حاصل ہے۔ میں ایک جو دے کر بھی "نیم روز" کی بادشاہی نہیں لینا چاہتا یہ ہے "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت جسے وہ حاصل ہو جائے۔ پھر وہ اس لذت پر سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اَھْلُ اللَّیْلِ فِیْ لَیْلِھِمْ اَلَذُّ عِنْ اَھْلِ اللَّھْوِ فِیْ لَھْوِھِمْ۔ راتوں والے اپنی رات میں جو لذت حاصل کرتے ہیں۔ یہ کھیل والے اپنے کھیل میں وہ لذت حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ ہیں "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی برکتیں۔ اور جو تاثیر ہیں جو اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتی ہیں میں کہا کرتا ہوں۔ اولیا کرام کے جوتوں کی خاک میں سے وہ موتی ملتے ہیں جو دُنیا کے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے۔ مثلاً اگر پتہ چل جائے کہ اس کھانے میں حرام کی ملاوٹ ہے یا مال مشتبہ سے تیار کیا گیا ہے تو پھر خواہ وہ زردہ ہو پلاؤ ہو بریانی ہو قورمہ ہو۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ کامل اسے ہاتھ نہیں لگائے گا۔ وہ جانتا ہے۔ حرام کا لقمہ اندر گیا نہیں اور "اَللّٰہ ھُوْ" کی لذت کا نور بجھا نہیں۔ جیسے جمال گوٹہ اگر کسی چیز میں پڑ جائے اور کھانے والے کو اس کا پتہ چل جائے تو کیسے کھائے گا۔ وہ جانتا ہے کہ ایک لقمہ ہی کھانے سے ایسے دست شروع ہو جائیں گے کہ خدا کی پناہ۔ جس طرح زہر اپنی تاثیر رکھتا ہے۔ اسی طرح حرام و مشتبہ مال بھی اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن حرام و مشتبہ مال کی پہچان کیسے ہو۔ یہ موتی بھی اللہ والوں کے جوتوں کی خاک میں سے ملتے ہیں اور حرام و مشتبہ مال سے بچنے کا جذبہ بھی اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ حرام و مشتبہ چیز سے "اَللّٰہ ھُوْ" کی لذتیں اور برکتیں سب غائب ہو جائیں گی۔ ؎

ہم خدا خواہی وہم دُنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

— دین و دُنیا سکیاں بھناں اکس نال نکاح ناجائز — حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ بہت بڑے کاملین میں سے تھے خدا یاد بہت کرتے تھے۔ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا۔ دُنیا سے ایک طرح قطع تعلق کر لیا خدا کے نام کے نور سے پیٹ بھرا رہتا ہے۔ تو آپ کے مرشد حضرت حاجی امداد صاحب مکیؒ نے جبراً کھانا کھلایا۔ کیونکہ یہ حالت تو فرشتوں کی ہے۔ بانیٔ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ بھی حضرت حاجی صاحبؒ کے خلیفہ تھے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ سوائے نبوت کے باقی سب محاسن اُمت میں منتقل ہوتے آ رہے ہیں۔ چنانچہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ حضورؐ صوم وصال رکھتے تھے۔ یعنی بغیر کھائے پیئے مسلسل روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کرام ہر بات میں حضورؐ کی اتباع کرتے تھے۔ انہوں نے بھی صوم وصال کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے منع فرما دیا۔

عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللّٰہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ رکھنے سے۔ یعنی اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے۔ ایک شخص نے ممانعت کے حکم کو سن کر کہا۔ یا رسول اللہ آپ تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے۔ میں رات کو گزارتا ہوں اس طرح کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (مشکوٰۃ شریف کتاب الصیام)۔

یہ لطافت بڑی عجیب چیز ہے۔ اس سے "طے الارض" (زمین لپیٹنا جیسی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا کچھ مشکل نہیں ہوتا "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی سٹیم سے آدمی کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے، جیسے ہوائی جہاز لطافت کی وجہ سے اتنا تیز اُڑتا ہے کہ چند گھنٹوں میں کراچی سے جدّہ اور جدّہ سے کراچی پہنچ جاتا ہے۔ پہلے بحری جہاز دس بارہ دنوں میں کراچی سے جدّہ جاتا تھا۔ تو بڑی بات سمجھا جاتا تھا۔ اب وہ سفر ہوائی جہاز چند گھنٹوں میں طے کر لیتا ہے۔ آگے دیکھئے قدرت کیا دکھاتی ہے۔ تو میں "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی برکتیں ذکر کر رہا تھا۔ ان میں بھی ایک برکت حلال و حرام کی تمیز ہے۔ جسے یہ حاصل ہو جائے۔ اس کے سامنے دس کھانے لا کر رکھ دیجئے وہ بتلا دے گا۔ یہ حلال ہے یہ حرام ہے یہ حلت و حرمت کی تمیز فقط "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی تاثیر ہے۔ مثلاً بادامی باغ ریلوے سٹیشن سے نمک بیل گاڑیوں میں لاد کر دکانوں گوداموں میں جاتا ہے راستے میں شریر بچے ایک دو ڈھیلے نمک کے اُٹھا لیتے ہیں اور اسے بازار میں سستے داموں بیچ آتے ہیں۔ اب جس کھانے میں وہ نمک پڑے گا اور جس کو "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی یہ تاثیر حلال و حرام کی تمیز حاصل ہوگی۔ وہ فوراً تشخیص کر دے گا کہ فلاں مشتبہ چیز کی ملاوٹ ہے۔ اسے اصطلاح فقہ میں حرمت لغیرہٖ کہتے ہیں۔ طبیعت میں یہ رکاوٹ اور روحانیت میں اس قدر جلا صرف "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی برکت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جسے یہ نعمت حاصل نہیں وہ حلال و حرام سب کچھ کھائے گا۔ تو "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت سے اس کی توفیق سلب نہیں ہو جائیگی؟ پھر عبادت کو جی نہیں چاہے گا اور نہ اس میں لذت آئے گی اور بجائے نیک خیالات کے دل میں بُرے خیالات پیدا ہوں گے۔ پھر اس حرام و مشتبہ مال سے جو گوشت پوست اور ہڈیاں تیار ہوں گی۔ وہ جنت کے زیادہ مستحق ہیں یا جہنم کے۔ اس میں معلوم اور غیر معلوم کی بحث نہیں۔ زہر ہر صورت میں اپنی تاثیر دکھلائے گا۔ جس طرح میں نے ذکر کیا کہ ایک مریضہ کی سِل دِق سسرال جانے سے چلی نہیں جائے گی۔ ایسے ہی امراض روحانی قبر میں بھی ساتھ جائیں گے اور وہاں بھی تڑپائیں گے۔ اور جہنم تک پہنچائیں گے۔ چاہے کوئی نمازی ہو، حاجی ہو ...... روزہ دار ہو۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض نمازی اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے کو، بعض روزہ دار اپنے ساتھی کو اور بعض حاجی اپنے ساتھ حج کرنے والے کی سفارش کر کے انہیں جہنم سے نکلوائیں گے۔ آج کی معروضات کا عنوان تھا "اَللّٰہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت۔ چنانچہ جسے یہ چیز حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ حرام کا لقمہ نہیں کھائیگا کہ جس سے یہ لذت سلب ہو جائے۔ بلکہ اس لذت کو سلب کرنے والی اشیاء اور ان کی فانی لذتوں کو اس لذت پر قربان کر دے گا۔ جیسے ایک ڈاکٹر کو پتہ ہے کہ

فلاں چیز کے بعد فلاں چیز کھانا مضر صحت ہے تو پھر وہ ایسا ہرگز نہیں کریگا مثلاً خراب، موسم میں خربوزہ کے بعد شربت پینے سے ہیضہ کا خطرہ ہے تو پھر کون پیئے گا۔ اس دُنیا میں ڈاکٹر کم ہیں ۔ بیمار زیادہ، بینا کم ہیں اندھے زیادہ اسی طرح انسان بڑا نفاست پسند اور بڑا نازک مزاج ہے۔ اگر پاک چیز کے ساتھ پلید چیز مل جائے تو اسے استعمال نہیں کرتا۔ مثلاً دودھ میں گندگی مل جائے یا کھانے میں کتا منہ ڈال دے تو ایک شریف آدمی اسے کھانا پسند نہیں کریگا

جب انسان اتنا نازک مزاج ہے تو پھر اس کا بنانے والا رب کتنا نازک مزاج ہوگا۔ انسان غیر اللہ کو پکارے تو اس کی نازک طبیعت برداشت کرے گی؟ یہ پاک و ناپاک کی تمیز اٹھا دے۔ حرام و حلال سب کھائے تو وہ برداشت کر لے گا۔ جب ناپاک اور حرام کھانے کھا کھا کر انسان اپنے آپ کو اپنی زبان کو ناپاک کر لے گا تو وہ اس کو سُنے گا اور قبول کرے گا

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا ۔

اللہ تعالےٰ پاک ہے اور پاک چیز کو قبول کرتا ہے۔

تزکیہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا باطن امراض روحانی سے پاک ہو جائے۔ اس کی روحانی صحت ٹھیک ہو جائے۔ اس کو "اللہ ھُوْ" کے پاک نام کی لذت و فرحت نصیب ہو۔ ہمارے دادا پیر حضرت حافظ محمد صدیق صاحبؒ کے ہاں لنگر میں فقط پتلا بھات دیا جاتا تھا۔ جس کے کھانے سے دو گھنٹہ بعد پیشاب آ جاتا تھا۔ معدہ کی گرانی ختم ہو جاتی۔ ہر شخص تہجد کے لیے اُٹھ کھڑا ہوتا اور ذکر شغل میں مصروف ہو جاتا تو جس طرح نمازی۔ روزہ دار اور حاجی اپنے اپنے ساتھیوں کی سفارشیں کر کے جہنم سے نکلوائیں گے ایسے ہی ہر دور کے نیک لوگ اور ذاکر اپنے اپنے ساتھیوں کی سفارش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ متفق علیہ

ترجمہ۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں اس نبی کا ذکر جس کو اس کی قوم نے مارا۔ اور لہو لہان کر دیا۔ وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔ اے اللہ! تو میری قوم کو بخش دے وہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہے (بخاری مسلم)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے (مسلم)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ھُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں شرکاء کے شرک سے بیزار ہوں۔ (یعنی جس طرح اور شرکاء شرکت پر راضی ہیں۔ اس طرح میں شرکت پر راضی نہیں۔ بلکہ میں شرکت سے بیزار ہوں)۔ جو شخص کوئی (عبادت) کرے جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کرے۔ میں اس کو اور اس کے شرک کو دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ میں اس شخص سے بری ہوں۔ وہ شخص یا اس کا عمل اسی کے لیے ہے جس کے لئے وہ عمل اس نے کیا ہے۔ (مسلم)

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ متفق علیہ

ترجمہ۔ جندبؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کے لئے کرے۔ اللہ تعالےٰ اس کے عیب کو مشہور کرے گا۔ اور جو شخص کوئی عمل دکھانے کے لئے کرے۔ خدا اس کو ریاکاری کی سزا دکھائے گا (بخاری مسلم)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ۔ ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اس شخص کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے جو نیک کام کرتا ہے۔ اور لوگ اس کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ (کیا اس کے اعمالِ خیر کا ثواب قائم رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟) آپؐ نے فرمایا یہ (تعریف کرنا) مومن کے لئے فوری خوشخبری ہے۔ اور اصل خوشخبری آخرت میں ہے۔ (مسلم)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ [illegible] اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ رواہ احمد۔

ترجمہ۔ ابی سعید بن ابی فضالہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب خداوند تعالےٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور یہ (قیامت) کا دن ایسا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ تو ایک ندا کرنے والا یہ اعلان کرے گا۔ جس شخص نے اپنے اس عمل میں جس کو اُس نے خدا کے لئے کیا ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو شریک کیا ہو اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنے اس عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے اس لئے کہ خداوند تعالےٰ شرکاء کے شرک سے بیزار ہے۔ (احمد)

شعر

یہی آئینِ قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن محبوب فطرت ہے

اسلام میں داڑھی کا مقام

(ازجناب محمدؐ شمس الدین صاحب نقشبندی مجددی درویش ضلع ہزارہ)
(گزشتہ سے پیوستہ)

چوتھا شبہ

اکثر عوام اور بعض خواص میں مشہور ہے کہ داڑھی رکھنی سُنّت ہی تو ہے۔ نہ رکھی توکیا ہو گیا زیادہ سے زیادہ تارک سُنّت ہو جائیں گے۔

تو یہ مغالطہ لفظ سُنّت کی حقیقت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ درحقیقت داڑھی رکھنی تو فرض ہے مانی واجب اور ثابت سُنّت سے ہے۔ کیونکہ فرض اور واجب عملاً ایک جیسے ہیں۔ فرق اعتقاداً ہے کیونکہ ہر واجب عملاً فرض اعتقاداً واجب ثبوتاً سُنّت ہوتا ہے۔ (شامی بحث وتر) پس معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ لفظ سنت مختلف معنوں میں آتا ہے۔ مثلاً۔

۱۔ کتاب و سنت — یعنی قرآن پاک اور حدیث نبوی۔

۲۔ فرض و سُنّت — جو فرض کے مقابلے میں ہوتی ہے۔

۳۔ سُنّت حسنہ اور سنت سیئہ — اچھی بُری عادت اور خصلت و طریقہ وغیرہ۔

(۴) سُنّت خلیل اور سُنّت ہاجرہ — مثلاً قربانی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا [illegible] دوڑنا)

حالانکہ قربانی اور سعی فرض ہیں تو داڑھی "سُنّت رسولؐ" ہے کا معنی ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ قربانی سنّت خلیل ہے (علیہ السلام) اور پھر صرف داڑھی ہی نہیں تمام فرائض اور ارکانِ اسلام۔ پانچ بنائے اسلام اور کلامِ پاک کا کلام اللہ ہونا یہ سب سُنّت یعنی حدیثِ نبوی — سے ثابت ہے۔ یعنی حدیث شریف نے بتایا اور ہم ایمان لائے کہ یہ قرآن شریف نص قطعی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا کلام پاک ہے۔ نیز اس کا رتبہ حدیث سے بڑا ہے۔ یہ "الحمد" سے شروع ہوکر "والناس" پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے تیس پارے ہیں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ یہ نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ تو گویا حدیث قرآن پاک کی سندِ ثبوت ہے۔ اور اگر سند ہی غیر معتبر ہو جائے تو پھر قرآنِ پاک کا قرآن ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے خود تو قرآن کو اترتے نہیں دیکھا نہ صحابہ کرام نے ہی دیکھا۔ خود حضور علیہ السلام ہی فرماتے تھے کہ آج مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی۔ تو حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا حدیث ہے۔ اور جو پڑھیں وہ قرآن پاک۔ اُمّت کے لئے تو قرآن بھی حضور علیہ السلام کا ملفوظ۔ اور حدیث بھی حضور علیہ السلام کا ہی ملفوظ آگے حدیث نے ہی قرآن پاک کا رُتبہ اپنے سے بلند مانا۔ تو اس کے کہنے سے ہی ہم نے بھی قرآن پاک کا مقام حدیث شریف سے بلند جانا۔

پھر حدیث نے ہی یکجا پانچ بنا اسلام مفصل بیان کئے اور ہم ایمان لائے۔ اور حدیث نے ہی نماز کی کسی حرکت کو فرض کسی کو واجب کسی کو سُنّت اور کسی کو مستحب کہا۔ پھر ان کے اوقات حدود۔ شروط فرائض بلکہ مستحبات اور آداب تک بیان کئے اور ہم نے ان کو بجنسہٖ تسلیم کیا۔

اب اگر کوئی شخص حدیث شریف کی بیان کردہ شکل و شروط کے خلاف چکڑالویوں کی طرح اپنی طرف سے نماز روزہ کا کوئی دوسرا طریقہ ایجاد کر لے تو وہ مردود ہوگا۔ کیونکہ وہ حدیث شریف کے بیان طریقہ کے خلاف ہے۔ ؎

خلافِ پیمبرؐ کسے رہ گزید
او ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پھر یہ پانچ بناء اسلام قطعی فرض ہونے کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کی سُنّت بھی ہیں۔ اس طرح کہ حضور علیہ السلام نے کلمہ شہادت اور نماز خود پڑھ کر روزہ خود رکھ کر حج خود ادا کرکے اور زکوٰۃ و صدقات خود عطا فرما کر ہم اُمتیوں کو اپنے مبارک عمل سے ان اعمال و عبادات کے ادا کرنے کا طریقہ سکھلایا۔ تو اسی طرح داڑھی کا مسئلہ بھی ہے۔ کہ اپنی جگہ فرض عملی ہونے کے باوجود حضور کی سُنّت بھی ہے (صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ)

فائدہ - یہ اہم اصول ذہن نشین ہو جانے سے ان منکرین حدیث یعنی چکڑالوی اور طلوع اسلامی فرقہ کے تمام خرافات کا بھی قطعی جواب ہو جاتا ہے۔ جو حدیث کو حجّت نہیں مانتے۔ کیونکہ اگر ہمارے اور قرآن پاک کے درمیان سے حدیث شریف کی سند ہٹ جائے تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت قرآن کو قرآن ثابت نہیں کر سکتی۔

پانچواں شبہ

بعض کمزور ایمان والے یہ عذر بھی تراشتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے سرکاری ملازمتیں نہیں مل سکتیں۔ اور سکولوں اور کالجوں میں تعلیم مشکل ہو جاتی ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اگر داڑھی رکھنی حکم خداوندی اور دینِ نبویؐ ہے جیسے کہ حضور علیہ السلام نے فرما دیا ہے تو پھر خدا و رسولؐ کے احکام کی خلاف ورزی محض رزق حاصل کرنے کے لئے کی جا کر جو رزق حاصل ہوگا سوچنا چاہیئے کہ وہ رزق کیا ہوگا ؎

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

پھر یہ بھی فرمایا کہ کیا داڑھی والے حضرات کے لئے تعلیم اور ملازمت کے دروازوں پر کوئی قانونی رُکاوٹ ہے بھی؟ اور اگر نہیں ہے اور فی الواقع نہیں ہے تو پھر اپنی ضعیف الایمانی اور بدکرداری کا الزام دوسروں کے سر تھوپنا کہاں تک درست ہے۔ ع

خود کرے بدفعلیاں لعنت کرے شیطان پر

اور بالفرض کوئی پابندی ہوتی بھی تو یہ مداخلت فی الدین ہوتی تو اس کے ازالہ کے لئے جد و جہد ضروری ہوتی نہ کہ اس کے آگے بزدلانہ طور سے ہتھیار ڈال دینا۔

ایسی حالت میں تو ہم مسلمانوں سے وہ امریکن نامسلمان ہی اچھا رہا جس نے داڑھی کو اپنا انسانی حق سمجھتے ہوئے حکومت امریکہ کے خلاف سول نافرمانی کرکے جیل جانے کو ترجیح دی تھی۔ اور بالآخر اس انسانی حق تلفی کے قانون کو امریکہ ہی میں شکست دے کر دم لیا۔ اور مرنے کے بعد اپنی قبر پر اپنے اس "جہاد لحیہ" کا کتبہ بھی لگوایا ؎

ایک وہ ہیں کہ جنہیں تصویر بنا آتی ہے
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

اور - دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیح شیخ
اور بُت کدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

اور پھر یہ بالکل غلط ہے کہ داڑھی رکھنے سے سرکاری ملازمتیں نہیں مل سکتیں۔ اور سکولوں اور کالجوں میں تعلیم مشکل ہو جاتی ہے۔ خود اسی پاکستان میں بے شمار اعلےٰ سے اعلیٰ ملازمتوں پر باریش عہدہ دار موجود ہیں۔

مثلاً ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل جناب شجاعت علی صدیقی اور مغربی پاکستان کے پوسٹماسٹر جنرل جناب حاجی عبدالحمید صاحب۔ ایسے ہی فوجی افسروںمیں متشرع شکل کے افسر (ایک کرنل اور ایک کیپٹن) فقیر نے بھی دیکھے ہیں میڈیکل کالج لاہور کے ایم بی بی ایس کلاس میں پوری داڑھی والے دو لائق اور ہونہار طالب علم عبدالرحمٰن خالد صاحب اور محمد منیر الحق صاحب دیکھے جو اکثر اچھے نمبروں پر پاس ہوتے رہتے ہیں۔ اور بھی ہر جگہ سرکاری دفتروں اور کالجوں، سکولوں میں دیندار وضع کے مسلمان مل جاتے ہیں۔

ان کے بالمقابل ہر شخص اپنے علاقہ میں بڑی آسانی سے کچھ ایسے فارغ البال بلکہ "سجادہ نشین" اور "بزرگ" کہلانے والے حضرات تلاش کرسکتا ہے، جن کو بجز مفت خوری کے دین دُنیا کی کوئی مجبوری اور تکلیف نہیں مگر داڑھی منڈانے یا کترانے کی علّتِ بد میں گرفتار ہیں۔ خود راقم الحروف نے ضلع رحیم یارخاں کے ایک معمر سفید ریش حسنی حسینی گیلانی "حضرت صاحب" کی زیارت کی جو علاوہ لکھ پتی ہونے کے ایک بڑے غوثیہ دربار کے "سجادہ نشین" بھی ہیں۔ اور بہت بڑے جاگیر دار بھی مگر اس بڑی عمر میں بلاناغہ روزانہ اپنی سفید داڑھی منڈواتے ہیں۔ تو یہ سب نفس کے حیلے اور شیطان کی سکھلائی ہوئی حجتیں ہیں۔ جن کی درحقیقت کچھ بھی حقیقت نہیں البتہ :-

خوئے بد را بہانہ ہا بسیار

چھٹا شبہ

لگے ہاتھوں آخر میں ایک اور "لاجواب حجّت" کا جواب بھی پڑھتے جائیں۔ تاکہ بات سرے ہی لگ جائے۔ ایک حجت یہ بھی تراشی جاتی ہے کہ "دُنیا میں ہزاروں لاکھوں مسلمان داڑھی کتراتے منڈاتے ہیں تو اگر یہ گناہ ہوتا تو مسلمانوں کی اتنی عظیم اکثریت ہرگز اس گناہ پر جمع نہ ہوسکتی۔

یہ سوال تو ہے ہی لاجواب! اس عقل کے کیا کہنے جس نے یہ حجّت تراشی ہے۔ یہ حجّت سُن کر تو ابلیس لعین بھی پھڑک اُٹھا ہوگا۔ اور اس "اپنے حجتی" کو خوب شاباش دی ہوگی۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ پانچ بناء اسلام کی چار عملی بناؤں (نماز روزہ حج زکوٰۃ) میں سے پنجوقتہ نماز پہلی بناء اور قطعی فرض ہے۔ اور بروزِ قیامت سب سے پہلے اسی نماز کا حساب دینا ہوگا۔ اس کے باوجود بمشکل پانچ فی صدی لوگ نمازی ہیں اور پچانوے فیصدی لوگ بے نماز گویا ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی عظیم ترین اکثریت بے نماز ہے۔ اور اگر اس بات کا یقین نہ آتا ہو تو ہر شخص اپنے محلے کے بالغ مسلمان گِن (مرد عورتیں) گن لے۔ اس کے بعد تجسّس و تفتیش اور تحقیق کرے کہ کتنے فیصدی مسلمان مرد اور کتنے فیصدی مسلمان عورتیں پنجوقتہ نمازی ہیں اور کتنے فیصدی عورتیں مرد بے نماز! مردوں میں بمشکل پانچ فیصدی اور عورتوں میں دو فیصدی نمازی ملیں گے۔ باقی سب خیر سلا۔

مغرب زدہ لوگوں کے بودے اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس مسئلہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں کہ حق سبحانہٗ اپنے اس عاجز بندے کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور فقیر کا زادِ آخرت گردانے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق بخشے۔ ؎

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الکائنات صلی اللہ علیہ وسلّم۔

حضرت شعیبؑ کی دعوتِ حق

اور مدین والوں کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا اُنھوں نے فرمایا اے برادرانِ قوم اللہ کی بندگی کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس صاف راہنمائی آگئی ہے۔ لہٰذا وزن اور پیمانے پُورے کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد مت کرو۔ اگر تم ایماندار ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے راستوں پر نہ بیٹھا کرو۔ کہ ایمان لانے والوں کو اللہ کی راہ سے روکنے لگو اور اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے لگو۔ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ تم بہت تھوڑے تھے۔ اور پھر اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو کہ زمین میں فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہُوا۔ اگر تم میں سے کوئی ایک جماعت میری لائی ہوئی تعلیم پر ایمان لے آئی ہے۔ اور دوسرا گروہ نہیں مانتا تو صبر کے ساتھ دیکھتے رہو۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ قوم کے مغرور سرداروں نے کہا کہ اے شعیبؑ ہم تجھے اور جو تجھے مانتے ہیں۔ اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ ورنہ تم لوگوں کو ہمارے دین (رواج) میں واپس آنا ہوگا۔ شعیب نے فرمایا کیا زبردستی ہمیں پھیرا جائے گا۔ خواہ ہم راضی نہ بھی ہوں؟ ہم اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھنے والے ہوجائیں اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آئیں۔ جبکہ ہمیں اللہ تعالےٰ اُس سے نجات دے چکا ہے۔ ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ تمہارے دین (رواج) میں لوٹ آئیں۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے۔ اور ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان صحیح فیصلہ فرما دیجئے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم نے شعیبؑ کی تابعداری کی تو یقیناً نقصان میں رہو گے۔ مگر ہوا یہ کہ انہیں زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے جنہوں نے شعیبؑ [illegible] وہ دُنیا سے ایسے برباد ہوئے کہ کبھی ان گھروں میں آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ اور وہی نقصان اُٹھانے والے ہوئے۔ شعیبؑ یہ کہہ کر ان بستیوں سے نکل گئے۔ کہ اے برادرانِ قوم مَیں نے اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچا دیئے۔ اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ اب مَیں اُس قوم پر کیوں افسوس کروں جو قبولِ حق سے انکار کرتی ہے۔

سورۂ اعراف آیات ۸۵ تا ۹۲

خدا سے ڈرو،
پورا تولو، کم نہ تولو
(خاموش مُبلّغ)

ذکرِ الٰہی

(از صوفی محمد شفیع عبد الدین صاحب دفتروار میرپور خاص)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں خدام الدین ۱۷- مئی ۱۹۵۷ء)

(۱۰)

ذکرِ الٰہی سے غافل ہو کر شیطان کے ہم نشین نہ بنو

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :-

(وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○) الزخرف- ع ۴ پارہ ۲۵

ترجمہ- جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں- اور پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے- اور شیاطین آدمیوں کو راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا تو کہے گا اے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی پس کیسا بُرا ساتھی ہے-

(حضرت مولانا احمد علی صاحب)

[illegible] آیات میں قرآن کریم کے احکام اور [illegible] الٰہی سے اعراض، بے رغبتی یا آنکھیں بند کر لینے کا جو بد انجام ہوگا اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے-

(۱) آدمی شیطان کا ہم نشین بن جاتا ہے-

(۲) وہ بُرائی کو اس طرح زینت اور دلفریب بنا کر اس کے سامنے لاتا ہے کہ انسان اس کو اُلٹا اچھا سمجھنے لگ جاتا ہے-

(۳) روز بروز شیطان اس کو سیدھی راہ سے دُور لے جاتا ہے- اور یہ عقل کا اندھا اس گھمنڈ میں رہتا ہے کہ میری روش بالکل ٹھیک ہے-

(۴) قیامت کے دن حقیقت حال کھُلے گی- جس سنگت میں عمر کھپائی اب اب اس سے پناہ مانگے گا- مگر ع

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

(۵) یہ ساتھی دوزخ تک ساتھ نہ چھوڑے گا- (اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بچی پناہ میں رکھے- آمین)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :- "یعنے دُنیا میں جو شیطان کے مشورہ پر چلتا ہے اور وہاں اس کی صحبت سے پچتاوے گا- اس طرح کا ساتھی شیطان کسی کو جن ملتا ہے کسی کو آدمی-" (موضح القرآن)

ابن کثیر میں حضرت سعید جریری رح کا قول اس طرح آیا ہے :-

"کافر کو اپنی قبر سے اُٹھتے ہی شیطان آکر اس کے ہاتھ سے ہاتھ ملا لیتا ہے- پھر جُدا نہیں ہوتا- یہاں تک کہ جہنّم میں دونوں کو ساتھ ڈالا جاتا ہے-"

الحاصل ہمیں ایسے لوگوں سے جن کو شیطان نے اغوا کر لیا ہے، پرہیز کرنے کا حکم ہے- دُنیا اور آخرت میں اُن کا جو حشر ہوگا اس کا پُورا نقشہ کھینچ کر چند الفاظ میں بتلا دیا ہے- کہ یہ لوگ کس طرح تباہ ہوں گے ؎

از چنیں ہمراہِ بد دوری گزیں
زینہار اللہ اعلم بالیقیں

(مولانا روم رح)

ایسی بدکار سنگت سے، جس سے دوری کی کل قیامت کے دن تمنا کرو گے- آج ہی دُور بھاگو- اللہ تعالےٰ کے فرمان پر یقین رکھو اور سنبھل جاؤ-

اللہ کی قسم بُرے دوست سے سانپ اچھا ہے- سانپ کے ڈسنے سے تو جان ہی جائے گی- مگر بدکار دوست تو دوزخ کی آگ میں لے جائے گا- سانپ ڈسے گا تو ڈنگ بدن پر ماریگا مگر بدکار دوست جان اور ایمان دونوں پر ڈاکہ ڈالے گا-

سوسائٹی اپنے رنگ میں رنگے بغیر مشکل ہی سے چھوڑتی ہے- اسی لئے تو بزرگانِ دین ہمیں حضرت مولینا روم کا یہ قول یاد دلاتے رہتے ہیں ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اچھی سوسائٹی سے اچھی باتیں اور بُری سے بے حیائی اور بدکاری ہی کا سبق ملے گا-

لہٰذا بے دینوں اور جاہلوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اچھا نہیں- ان کی مجالس میں صرف وہ جائے جس کو ان کو راہِ راست پر لانا مقصود ہو- اور اور اُن کی ہاں میں ہاں ملانے والا نہ ہو جس طرح بے دینوں کی مجالس ضرر رساں ہیں- اسی طرح ان کی لکھی ہُوئی کتابیں بھی نقصان دہ ہیں ان کے بھی قریب نہ جانا چاہیے-

حضرت امام ربانی رح فرماتے ہیں کہ :- "تمام وعظوں کا خلاصہ اور جملہ نصیحتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ میل جول اور وابستگی ہمیشہ دینداروں اور شریعت کی پابندی کرنے والوں کے ساتھ ہو- دینداری اور شریعت کی پابندی کا اس بات پر مدار ہے کہ اپنا تعلق حق پرست جماعت اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ رکھیں ...... اگر اس بات کا پتہ چل جائے کہ کوئی شخص رائی کے دانہ کے برابر ان بزرگوں کے طریقہ سے علیحدہ ہوگیا ہے- تو اس کی صحبت کو زہر ہلاہل سمجھنا چاہئے- اور اس کی ہم نشینی کو سانپ کا زہر جاننا چاہیئے-"

(از مکتوب ۲۱۳- دفتر اوّل)

اسی لئے بزرگانِ دین اس بات کی ہدایت فرماتے ہیں کہ بُری سوسائٹی سے گوشہ نشینی بہتر ہے تاکہ اس کے خراب تاثرات سرایت نہ کر جائیں- اس کے برعکس اگر نیکوں کی مجلس میسّر ہو تو یہ گوشہ نشینی سے بہتر ہے گوشہ نشینی اس لئے کی جاتی ہے کہ بُری صحبت سے بچائے رکھے اس لئے نہیں کہ ہمخیال اور نیک صحبت ترک کی جائے-

المختصر نفس پرست اور دُنیا کے بندے جو شیطان کے نرغے میں آگئے ہیں جن کا قلب زنگ آلود ہوگیا ہے- جو سیاہ اور سفید، نیک اور بد کی تمیز نہیں کرسکتے ہیں- ان سے دُور بھاگو- اور اہل اللہ کی مجالس میں نشت و برخاست زیادہ رکھو- ان کی تصنیفات سے استفادہ کرو- اور دل کو ذکرِ الٰہی کا آشنا بناؤ ؎

دل چوں ماہی و ذکر چوں آب است
زندگیٔ دل ز ذکرِ وہّاب است

(باقی باقی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرزندانِ توحید کے نام

(از جناب احمد حسین صاحب چغتائی وزیر آبادی)

خُدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اے مسلمان بھائیو! مجھے بڑے افسوس اور مجبوری کے ساتھ آپ کو کہنا پڑتا ہے کہ اے خُدا کے بندو! کچھ عقل سے کام لو اور خواب غفلت سے بیدار ہو اور اپنے گریبانوں میں مُنہ ڈال کر ذرا غور و فکر کرو کہ آپ کا جنم دُنیا میں کس شان سے ہُوا تھا۔ اور آپ عرب سے شروع ہوکر دُنیا کے گوشہ گوشہ میں کس طرح ستاروں کی طرح چمکے تھے۔ اور آپ نے جہان والوں کو کس طرح جوہر دکھلائے۔ اور آسمان والوں کو کس طرح جوشِ جنبش میں لائے ؎

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

ان سب باتوں اور خوبیوں کی وجہ کیا تھی۔ کیا آپ نے ان باتوں کے متعلق کبھی غور کیا ہے۔ یا کبھی اس بحر میں غوطہ لگایا ہے۔ دُنیا میں اس زمانۂ ماضی سے لے کر آج تک ہزارہا مردِ خُدا آپ کو بیدار کرنے والے آئے۔ لیکن آپ کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگی۔ اور اب دُنیا میں کس مردہ مجسم کی طرح زندگی بسر کر رہے ہو۔ افسوس! صدہا افسوس! اُٹھو اور اپنے آپ کو سنبھالو اور اِس ناچیز گنہگار کے چند خیالات سُنو۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمانوں کے چمکنے کا مسلک کیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اُن کو خُدا پر پورا یقین اور بھروسہ تھا۔ اور فرمانِ نبویؐ پر ایمان تھا۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ خُدا ایک ہے۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچّے نبی ہیں۔ موت کا وقت معین ہے۔ موت وقت سے پہلے نہیں آسکتی۔ اور حضورِ پُر نور کا جو فرمان ہے وہ خدا کا ہی فرمان ہے۔ اس لئے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ہر حکم پر حسبِ توفیق عمل کرے گا اُس عمل کا نام اسلام ہے۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی ہر بات کو دل سے مانے گا۔ اس چیز کا نام ایمان ہے اور جو گاڑی ان دو پٹڑیوں پر چلے گی اُس گاڑی کا نام مسلمان ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ کیا آپ ان دونوں پٹڑیوں پر چل رہے ہیں۔ اگر آپ چل رہے ہیں تو پھر آپ کا نام مسلمان درست ہے۔ اگر چلنے میں کوتاہی کر رہے ہو تو پھر آپ کو میں تو کچھ کہہ نہیں سکتا۔ صرف اپنے پروردگار سے دُعا ہی مانگتا ہوں کہ اے مولائے کریم اپنے حبیب کے پاؤں کی خاک کے صدقے مسلمانوں کو سچّا مسلمان بننے کی توفیق عطا کر آمین ثم آمین۔ اے مسلمانو اُس پٹڑی پر چلنے کی کوشش کرو۔ جس پٹڑی کا میں نے آپ سے ذکر کیا ہے۔ اگر آپ اس پٹڑی سے پھسل گئے تو پھر خدا کا فرمان شاہد ہے۔ اور حضورِ پُر نور کی حدیثیں شاہد ہیں۔ کہ آپ کا وقت قریب آ رہا ہے۔ جس وقت کا خدا نے اپنے پاک کلام میں جگہ جگہ ذکر فرمایا ہے (جس کا نام یومِ محشر ہے) خُدا کے بندو! اِس فانی دُنیا میں بدمست ہوکر یونہی نہ پھرتے رہو۔ اور سنبھل کر دیکھو کہ خدا آپ کو کیا فرما رہا ہے۔ جس کا ترجمہ ایک مردِ قلندر نے یوں کیا ہے ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اے خدا کے بندو! خدا کے اِس فرمان کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو۔ یہ فرمان وہی ہے جس کا نام اسلام اور ایمان بتلایا گیا ہے۔ اسی چشمہ میں غوطہ لگا کر زندگی بسر کرو۔ یہ دُنیا کا مال و دولت لالچ و حرص اور حکومت سب فانی ہیں۔ اس لئے پختہ مکان میں رہنے کے لئے ساز و سامان پیدا کرو۔ فرنگی کے جال میں جس میں پھنس کر زندگی بسر کر رہے ہو اُس جال سے نکل کر خدا کی رضا جوئی حاصل کرو۔ دیکھو خدا اُس شخص کو پسند کرتا ہے جو اُس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ یہ دُنیاوی ترقیاں جو فرنگی کر رہا ہے اور آپ حیران ہو رہے ہیں۔ اُس نے یہ ترقیاں کہاں سے سیکھی ہیں۔ یہ نئی نئی ایجادیں کہاں سے حاصل کی ہیں۔ اور اب کیوں تمام دُنیا پر اپنا سکّہ جما رہا ہے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ سُنو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو سبق آپ کو دیا تھا وہ سبق آپ بھول گئے۔ اور اُس سبق کو آپ نے پھینک دیا تو اُس سبق میں سے کچھ ٹکڑے فرنگی نے اُٹھا لئے۔ مثلاً جھوٹ نہ بولنا۔ وقت کا پابند ہونا۔ موت سے نہ گھبرانا۔ اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کرنا۔ اتحاد و اتفاق اور تنظیم قائم کرنا۔ دھوکا نہ دینا۔ اپنی قوم سے محبت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ان چند ٹکڑوں کی بدولت ہیں فرنگی تمام دُنیا پر مسلّط ہوتا جا رہا ہے۔ اے خدا کے بندو یہاں ذرا عقل سے کام لو۔ کہ فرنگی کافر آپ کے سبق میں سے چند ٹکڑے اُٹھا کر دُنیا میں کامیاب ہو رہا ہے۔ لیکن خدا کے بندو اگر آپ اس سبق کو اپنے پاس رکھتے تو اُس سبق کا کچھ اور ہی کرشمہ دیکھتے۔ کیونکہ ایک تو آپ مسلمان تھے اور ایک یہ سبق آپ کے اُس قائد کا تھا۔ جس کی نظیر ساری دُنیا میں کہیں نہیں۔ اس لئے اے مسلمان اس سبق سے تیرے دونوں جہان اچھے ہو سکتے ہیں۔ دُنیا میں جو بھی تو کام کرتا تو وہ عبادت میں شمار ہوتا۔ آخرت کے کیا ہی کہنے تھے۔ اے خدا کے بندو آج بھی وقت ہے سنور جاؤ۔ ورنہ پچھتاؤ گے تو [illegible] نہ ہوگی۔ دُنیا میں جس طرح زندگی بسر کرنے کا حکم ہے اُس طرح زندگی بسر کرو۔ وہ کیا حکم ہے۔ کہ ہر کام رضائے الٰہی کے لئے کرو۔ اور حضورِ پُر نور کی ہدایت پر عمل کرتے رہو۔ کہ حضورِ پُر نور نے فرمایا ہے کہ ایمان کے لحاظ سے وہی شخص پکّا مومن ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور بہت اچھا تم میں وہ شخص ہے جس کا برتاؤ اپنے متعلقین سے اچھا ہے) (ابوداؤد)

یعنی پیارے رسولؐ کی تعلیم کا یہ تقاضہ ہے کہ روئے ارض کے کل انسان یوں زندگی بسر کریں جیسے ایک کُنبہ ؎

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا
وُہ دوست ہے خالقِ دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا
یہی ہے مروّت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دُنیا میں انساں کے انساں

اے مسلمان اپنے قائد کے ان اصولوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال تو سہی

پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے
اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

اے نام کے مسلمان) اگر تو کام کا مسلمان بن جائے تو خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کائنات کی جان ہے تیری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں۔

اے مسلمان! تیرا مقصد دنیا میں جی لگانا نہیں ہے۔ بلکہ تو اپنے قائد کے فرمان کے مطابق مجاہد ہے۔ پس مجاہد کا کام ساری دنیا میں اسلام کا ڈنکا بجانا ہے۔ اور ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ جہاں تو اخلاق۔ مساوات۔ اخوت اور امن سے غالب آسکے۔ تو ان اصولوں سے غالب آ۔ اور جہاں کافر ان اصولوں کو ٹھکرا دے تو پھر اللہ کا نام لے کر میدانِ کارزار میں جہاد کر سہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تو پھر دیکھ کس شان سے تیرے قدموں میں دنیا کے تاج و تخت آکر گرتے ہیں۔ اور خدا کے فرشتے کس طرح تیرے ساتھ مددگار ہوتے ہیں۔ اور اگر تو میدانِ کارزار میں رضائے الٰہی کے لئے کام آجائے تو شہید کا نام حاصل کرے اور اللہ کے فرشتے تجھے غسل دینے کے لئے حاضر ہوں۔ اور اگر زندہ رہے تو غازی کا نام حاصل کرے۔

اے مسلمان تو کس کے در پر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اپنے در پر آ۔ اور خدا کی ان نعمتوں سے مالامال ہو۔ جو نعمتیں تیرے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اے مسلمان آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کر اور اپنے اخلاق کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنا۔ اور اپنے آپ میں خودداری پیدا کر۔ تاکہ دوسرے مذاہب تجھ سے عبرت حاصل کریں۔ جیسے کرتے رہے ہیں۔ لیکن آپ کو ذرا بھی ٹس سے مس نہیں۔

آج تقریباً آپ کے ملک کو بنے ہوئے دس سال گزر رہے ہیں۔ جس کا نام پاکستان ہے۔ اس ملک میں چند خدا پرست لوگ خدا اور اس کے حبیبؐ کو یاد کرتے ہیں۔ اور اس کے قانون کو نافذ کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن حکومت والے مسلمان خدا کے قانون کو جاری کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اے مسلمان اگر تو بیدار ہوتا تو یہاں تک نوبت ہی نہ پہنچتی اس لئے میں عرض کرتا ہوں اے مسلمان خدا کے لئے بیدار ہو۔ اور اپنے چال چلن بدل ڈال اور خدا کے کلام کو پڑھ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کی طرف ذرا متوجہ ہو تو پھر دیکھ کیا لطف آتا ہے۔

اگر تو مسلمان بن جائے۔ تو یہ ایک پاکستان میں قانون محمدیؐ کیا بلکہ ساری دنیا میں قانونِ محمدیؐ نافذ کر سکتا ہے۔ کیونکہ سہ

ہر ملک ملکِ ماست۔ کہ ملک خدائے ماست

اے مسلمان اگر تو مسلمان بن جائے تو میں دعوے سے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ حکومت والے مسلمان جنہوں نے فرنگی تہذیب میں پرورش پائی ہوئی ہے حکومت کی کرسیاں ہی چھوڑ کر آپ کے قدموں میں گر پڑیں۔ اور کہیں کہ ہمیں بھی اپنے حلقہ میں شامل کر لو۔ یہ حالت کب ہو سکتی ہے کہ جب آپ میں بیداری پیدا ہو۔ اور آپ ان کاموں۔ مخصوص اور اڈوں میں جانا ترک کر دو۔ جن سے خدا منع کرتا ہے۔ بلکہ ایک نیک مجاہد اور نمازی بن جاؤ۔ اور ایک دوسرے سے محبت پیدا کرو۔ کینہ کرنا چھوڑ دو بلکہ اخوت۔ مساوات اور رضائے الٰہی کو اپنا مقصدِ حیات بنا لو۔

آؤ اپنے اپنے دلوں سے وعدہ کر لو کہ آج سے ہی اپنے اپنے نفسوں کے ساتھ جو کہ شیطان کے راستے پر چل رہے ہیں۔ اُن کے خلاف جہاد کرنا شروع کر دینگے۔ تو پھر خدا سے دعا مانگو اور کہو کہ سہ

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

آؤ اب ہم سب مل کر خدا سے سچے دل سے توبہ کریں اور کہیں کہ اے مولائے کریم تو ہمیں سب کو اپنے حبیبؐ کے پاؤں کی خاک کے صدقے ایک اور نیک بنا۔ اور ہمارے گناہوں سے درگزر فرما۔ اور آئندہ ہمیں سیدھے راستے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

حج کی فرضیت

(گذشتہ سے پیوستہ - نمبر ۷)

(از خان عبدالحمید خاں آف میسرز فیروز سنز لاہور)

طواف زیارت

منیٰ کو واپسی

سر منڈوانے اور کترانے کے بعد آج طواف زیارت کے لئے مکہ شریف جانا ضروری اور سنت خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اپنا اسباب پہلے مکہ میں بھیجنا اور خود منیٰ میں رمی کے واسطے اقامت کرنا مکروہ ہے۔

طوافِ زیارت فرض ہے اور حج کا رکن - (اسے طوافِ افاضہ - طواف ایام نحر - طواف رکن اور طواف واجب بھی کہتے ہیں) قرآن شریف میں آیا ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (پارہ اقترب للناس - سورہ حج) (ترجمہ - اور طواف کرو بیت عتیق کا یعنی خانہ کعبہ کا)

طوافِ زیارت کا وقت عید کے روز صبح ہونے پر شروع ہو کر ایام نحر کے اختتام پر ختم ہو جاتا ہے۔

۱۱-۱۲-۱۳ - ذی الحجہ

منیٰ میں قیام کرے اور تینوں دن جمرات کی رمی کرتا رہے۔

ان تین دنوں میں روزانہ جمروں پر کنکر مارے جائیں۔ گیارھویں تاریخ کو بعد زوال آفتاب تمام جمروں کی رمی اس ترتیب سے کرے کہ اول جمرۂ اولیٰ کی جو مسجد خیف کے پاس ہے۔ اس کے بعد اس سے اگلے جمرہ کی۔ اس کے بعد جمرۂ عقبیٰ کی سب جمروں پر سات سات کنکریاں دسویں ذی الحجہ کی طرح مارے اور تکبیر و تہلیل کہے۔ جمرۂ اولیٰ پر رمی کے بعد بھی وقوف کرے جہاں اور لوگ ٹھہرتے ہیں وہاں ٹھہرے۔ اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ کی رمی کے بعد بھی وقوف کرے۔ مگر جمرۂ عقبیٰ کی رمی کے بعد وقوف نہ کرے۔ بارھویں کو زوالِ آفتاب کے بعد تمام جمروں کی رمی اس طرح کرے جس طرح گیارھویں کو کی تھی اور اس کے بعد اگر چاہے تو مکہ جا سکتا ہے۔ بارھویں کو منیٰ میں قیام کرے تو افضل ہے اور دوسرے روز بھی رمی کرے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ جمروں پر کنکریاں مارنی واجب ہیں۔ تیرھویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے رمی کی جا سکتی ہے۔ اور اگر کسی سے تینوں دن کی رمی کرنی رہ گئی ہو تو تیرھویں کو سورج غروب ہونے سے پیشتر رمی کرے۔

۱۳- ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس ہو کر مکہ معظمہ کا طواف الصدر ادا کرے۔ اس میں رمل نہ کرے۔ طواف کے چکروں کے بعد حسب قاعدہ دوگانہ پڑھے طواف الصدر کا وقت طوافِ زیارت کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ جب تک مکہ میں مقیم ہے یہ طواف کر سکتا ہے۔

۱۴- ذی الحجہ

چاہِ زمزم سے پانی پئے اور خانہ کعبہ سے الوداع

طواف کرنے اور دو رکعت نماز کے بعد چاہ زمزم پر آئے۔ اپنے ہاتھ سے پانی نکالے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کئی سانس میں خوب سیر ہو کر پئے۔ ہر سانس میں نگاہ اٹھا کر خانہ کعبہ کو دیکھے۔ اپنے منہ سر اور جسم پر پانی لگائے بلکہ ہو سکے تو کچھ اپنے اوپر ڈالے۔ زمزم کا پانی پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا طالب ہوں)

چاہ زمزم سے پانی پی کر ملتزم پر آئے اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے سینہ اور منہ ملتزم پر رکھے اور خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتا ہوا نہایت عاجزی سے یہ دعا مانگے:-

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ - (تیرے در کا سائل تجھ سے تیرے فضل اور مہربانیوں کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کی امید کرتا ہے)

یہ دعا بھی پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ فَكَمَا هَدَيْتَنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنَّا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ترجمہ - اے اللہ تحقیق یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے مبارک اور سب جہان کی ہدایت کا باعث بنایا ہے۔ اس میں واضح نشانات ہیں اور مقام ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا۔ شکر ہے اس ذات کا جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے پس جیسے تو نے ہمیں ہدایت دی ہے ہمیں قبول فرما ہم سے اور [illegible] کہ اس آنے کو آخری آنا بیت حرم کا اور عطا کر دوبارہ آنا اس کی طرف حتیٰ کہ تو ہم سے راضی ہو جائے اپنی رحمت کے ساتھ۔ اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم)

اب حجر اسود کو بوسہ دے اور اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ کی جدائی پر اظہار تاسف کرتا ہوا یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْنِیْ مِنْهُ الْجَنَّةَ - اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِلرَّحْمٰنِ وَاصِلُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (ترجمہ - اے اللہ! نہ بنا تو میرے اس حج کو آخری زیارت گاہ اپنے گھر کی جو عزت والا ہے اور اگر تو اس کو آخری زیارت بنائے تو اس کا بدلہ جنت عنایت کر۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے [illegible] اس کی [illegible] کرنے والے ہیں۔ سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ۔ نصرت دی اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور شکست دی کفار کے لشکروں کو اکیلے نے۔ نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی مگر اللہ کی مدد سے جو بہت ہی بلند عظمت والا ہے)

اب کعبہ شریف کی طرف منہ کئے ہوئے الٹے پاؤں مسجد حرام سے باب الوداع سے باہر جاتا ہوا مساکین کو خیرات کرے۔

عورتوں کے افعال حج

حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفات ہے۔ اس میں حائض و جنب و نفسا سب کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ دوسرا رکن حج کا طوافِ زیارت ہے جو وقوف عرفات سے کم درجہ پر ہے۔ اگر عورت طوافِ زیارت کے وقت تک حائض رہے تو اُسے چاہیے کہ انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے

یہ طواف کرے۔ کیونکہ طواف مسجد میں ہوتا ہے اور مسجد میں حائض کو جانے کی اجازت نہیں۔ اس انتظار میں اگر طواف زیارت کا وقت گزر جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ وقت کے بعد طواف کرے اور قربانی اس کے ذمہ نہیں ہوگی۔ بمقابلہ مرد کے۔ کہ اگر وقت گزار کر یہ طواف کرے تو جزا کی قربانی دینی ہوگی۔ گویا عورت تمام ارکان حج حالت ناپاکی میں کر سکتی ہے۔ سوائے طواف کے جو پاک ہونے کے بعد کر سکتی ہے۔

اگر عورت حالت احرام یا وقوف عرفات میں حائض ہو جائے تو غسل کر کے پھر احرام باندھے اور سوائے طواف کے تمام ارکان حج ادا کرے۔ طواف زیارت کے موقع پر اگر حالت حیض و نفاس پیش آ جائے یا بیمار ہو اور اس طرح سے طواف زیارت کا وقت گزر جائے تو وقت کے بعد طواف کر لے۔ اس پر دم لازم نہیں۔ طواف وداع کے موقع پر اگر عورت حائض ہو جائے۔ اور گھر واپس جانا ضروری ہو تو طواف وداع کرنے کی ضرورت نہیں۔ بخلاف مرد کے کہ اس پر واجب ہے۔ باقی جن افعال سے مردوں کا حج فاسد ہو جاتا ہے ان ہی سے عورتوں کا حج بھی

احرام میں سلا ہوا اور رنگا ہوا لباس عورتوں کے لئے جائز ہے۔ مگر خوشبو سے نہ رنگا ہوا ہو۔ موزے دستانے قمیض اوڑھنی، حریر اور زیور پہننا بھی جائز ہے۔ احرام میں سر ڈھانکے اور منہ کھلا رکھے کہ عورت کا احرام چہرہ میں ہے۔

تلبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ ایسی دھیمی آواز سے کہے کہ وہ خود سنے اور غیر نہ سنے۔ طواف میں اضطباع و رمل نہ کرے۔ حجر اسود کو بوجہ ہجوم بوسہ نہ دے۔ اگر موقع مل سکے تو بوسہ دے ورنہ رکن یمانی کو بوسہ دے لے۔ طواف کے بعد بوجہ کثرت ہجوم مقام ابراہیم پر دوگانہ نہ پڑھے مسجد حرام میں کسی اور جگہ پڑھے۔

میلین اخضرین کے درمیان سعی صفا و مروہ کے وقت نہ دوڑے۔ صفا اور مروہ پر ہجوم ہو تو نہ چڑھے۔ احرام سے نکلنے کے واسطے قصر کرے یعنی انگلی کی پور کے برابر بال کٹوائے۔ کیونکہ سر منڈوانا عورت کے واسطے حرام ہے۔

معذور کا حج

فاتر العقل اور بیمار آدمی پر حج معاف ہے ہاں جو شخص حج کے موقع پر موجود ہو اور بیمار یا بے ہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص افعال حج ادا کر سکتا ہے۔ حج کے سب سے بڑے رکن وقوف عرفات میں معذور شخص کی موجودگی لازم ہے۔ اس شخص کو میدان وقوف میں لے جا کر لٹا دے۔ اگر وہ احرام باندھے ہوئے ہے تب اس کا ساتھی اس کی طرف سے لبیک کہے۔ اگر احرام نہیں باندھا تب بھی اس کا ساتھی اس کی طرف سے احرام باندھے اور لبیک کہے تو اس کا حج صحیح ہو گیا۔ دوسرا رکن حج کا طواف زیارت ہے۔ اس کے لئے معذور کو کندھے پر اٹھا کر یا پیٹھ پر ڈال کر طواف کرائیں اور باقی افعال حج اس کی طرف سے نائب کرے۔

اگر بیمار میں رمی کرنے کی طاقت نہیں۔ تو کنکریاں اس کے ہاتھ پر رکھ دینی چاہئیں یا تو وہ خود پھینکے یا جسے حکم کرے وہ پھینکے۔

بچوں کا حج

نابالغ لڑکے لڑکیوں اور شیر خوار بچوں پر حج فرض نہیں ہے لیکن اکثر لوگ اہل و عیال کو بھی حج پر لے جاتے ہیں۔ ان ننھے بچوں کا یہ حج نفلی ہوگا۔

بچے کو بے سلا لباس پہنائے اور اپنے احرام کے ساتھ اس کے احرام کی بھی نیت کرے اور دونوں کی تلبیہ کہے چھوٹے بچے کی طرف سے جو شخص رشتے میں اس کا شریک ہو وہ احرام باندھے یعنی بچے کا باپ اور بھائی ساتھ ہوں تو باپ اس کی طرف سے احرام باندھے۔

اگر باپ اپنے بچے کو حج ادا کرائے تو بچہ اگر خود ارکان حج ادا کرنے کے قابل ہو تو خود کرے ورنہ باپ اس کی طرف سے کرے۔ باپ بچے کو گود میں لے کر اپنی اور اس کی دونوں کی طرف سے افعال حج ادا کر سکتا ہے۔

اگر بچہ بعض افعال حج ترک کرے یا باپ نے اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھا اور اس سے کوئی فعل ایسا صادر ہوا جو احرام میں منع ہے تو بچے یا اس کے ولی کو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔

مقامات قبولیت دعا اور ان کا وقت

مکہ معظمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔ تاہم خاص خاص مقامات جن میں دعا قبول ہوتی اور جن اوقات میں قبول ہوتی ہے۔ ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو خواجہ حسن بصریؒ سے روایت کئے گئے ہیں جس وقت کعبہ شریف پر نگاہ پڑتی ہے تو معاً دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کسی نے حضرت امام اعظمؒ سے دریافت کیا کہ حضرت اس وقت کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مستجاب الدعوات ہونے کی تاکہ جو دعا تو مانگے وہ قبول ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا رب بڑا حیا اور کرم والا ہے جب بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا ہے۔ تو وہ حیا کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی پھیر دے بندہ کو لازم ہے کہ حضوری قلب اور آداب دعا ملحوظ رکھے اور اگر اس دعا کا دنیا میں ظہور نہ ہو تو عاقبت میں ضرور ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ بندہ اپنے واسطے جو کچھ طلب کرتا ہے اچھا خیال کرتا ہے۔ مگر مجیب الدعوات کے نزدیک وہ اس کے واسطے مضر ثابت ہوتا ہے۔

نمبر شمار	نام مقام	وقت قبولیت
۱	فوراً کعبہ شریف پر نگاہ پڑنے پر	صبح
۲	رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان	״
۳	حطیم کے اندر	
۴	میزاب رحمت کے نیچے	
۵	مقام ابراہیم کے قریب	صبح
۶	مستجار یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے غربی دروازے کے نیچے	״
۷	مسجد الحرام	قبل طلوع
۸	بین المیلین الاخضرین	״
۹	مزدلفہ پر	״
۱۰	مشعر الحرام میں	״
۱۱	مسجد کبش میں (کہ ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ ہے)	״
۱۲	حجر اسود کے پاس	نصف النہار
۱۳	اندرون خانہ کعبہ (چاروں کونوں اور ستونوں کے درمیان)	وقت زوال
۱۴	مولد النبیؐ (روز دوشنبہ)	״

باقی صفحہ ۱۷ پر

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل

(از جناب کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن)

نمبر ۹

تغابن ع ۲ :- اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع

ترجمہ ۔ اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دوگے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا ۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ تعالےٰ بڑی قدر کرنے والا ہے (کہ تھوڑے سے عمل کو بھی قبول کر لیتا ہے) اور بڑا بردبار ہے (کہ بڑے سے بڑے گناہ پر بھی مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا) پوشیدہ اور ظاہری اعمال کا جاننے والا ہے ۔ زبردست ہے حکمت والا ہے ۔

گزشتہ آیات میں اس قسم کے مضامین گزر چکے ہیں ۔ یہ باری تعالےٰ کا خاص لطف و کرم ہے کہ ہماری خیر خواہی اور بندوں پر کرم کی وجہ سے جو چیزیں ان کے لئے اہم اور ضروری ہیں ان کو بار بار تاکید کے ساتھ فرمایا جاتا ہے ۔ اور ہم لوگ ان آیات کو بار بار پڑھتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں ۔ کہ بہت ثواب قرآن پاک کے پڑھنے کا مل گیا ۔ یہ کریم کا احسان اور انعام ہے کہ وہ اپنے پاک کلام کے محض پڑھنے پر بھی ثواب عطا فرمائے ۔ لیکن یہ پاک کلام محض پڑھنے کے لئے تو نازل نہیں ہوا ۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے پاک ارشادات پر عمل بھی تو ہونا چاہئے ۔ ایک چیز کو مالک الملک اپنا آقا اپنا محسن اپنا مربی اپنا رازق اپنا خالق بار بار ارشاد فرمائے اور ہم کہیں کہ ہم نے آپ کا ارشاد پڑھ لیا ۔ بس کافی ہے یہ ہماری طرف سے کتنا سخت ظلم ہے ۔

مزمّل ع ۲ :- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع

ترجمہ ۔ اور تم لوگ نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا تعالےٰ کو قرضہ دیتے رہو اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے ذخیرہ بنا کر آگے بھیجوگے اس کو اللہ تعالےٰ کے پاس جاکر اس سے بہت بہتر اور ثواب میں بڑھا ہوا پاؤگے ۔ اور اللہ تعالےٰ سے گناہ معاف کراتے رہو ۔ بیشک اللہ تعالےٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے ۔

اس کو اللہ تعالےٰ کے پاس جاکر اس سے بہتر پانے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ جو کچھ دنیا کی چیزیں خریدنے میں خرچ کیا جاتا ہے یا دنیوی ضرورتوں میں خرچ کیا جاتا ہے اور اس کا بدل دنیا میں ملتا ہے ۔ مثلاً ایک روپے کے دو سیر گندم دنیا میں ملتے ہیں ۔ آخرت کے بدل کو اس پر قیاس نہیں کرنا چاہئے ۔ بلکہ آخرت میں جو بدل ان چیزوں کا ملتا ہے جو اللہ کے راستے میں خرچ کی جائیں ۔ وہ مقدار کے اعتبار سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بدرجہا زائد اس بدل سے ہوگا ۔ جو دنیا میں اس پر ملتا ہے ۔ چنانچہ گزشتہ اشاعت میں گزر چکا کہ اگر طیّب مال سے نیک نیتی کے ساتھ ایک کھجور بھی صدقہ کی جائے تو حق تعالےٰ اس کے ثواب کو اُحد پہاڑ کی برابر فرما دیتے ہیں ۔ کاش اس قدر معاوضہ دینے والے کریم کی ہم قدر کرتے اور زیادہ سے زیادہ قیمت اس کے ہاں جمع کرتے تاکہ زیادہ سے زیادہ مال بڑی سخت ضرورت کے وقت ملتا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس قسم کی نیکی بھی تم آگے بھیجوگے اس کا معاوضہ ایسا ہی ملیگا جیسے ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے کا ثواب اللہ تعالےٰ کے ہاں اُحد پہاڑ سے زیادہ مل جاتا ہے ۔ بشرطیکہ اخلاص سے کہا جائے ۔ اور اخلاص کی شرط تو آخرت کے ہر کام میں ہے ۔ اخلاص بغیر وہاں کسی چیز کی پوچھ نہیں اور ایسی چیز کے پیدا کرنے کے واسطے بزرگوں کی جوتیاں سیدھی کرنی پڑتی ہیں ۔ کہ یہ دولت اُن کے قدموں میں رہنے سے ملتی ہے ۔ (باقی آئندہ)

بقیہ حج کی فرضیت صفحہ ۱۶ سے آگے

نمبر شمار	نام مقام	وقت قبولیت
۱۵	غار جبل ثور	ظہر
۱۶	مسجد بیعت (واقع منیٰ میں)	〃
۱۷	جبل ابو قبیس پر	〃
۱۸	غار مرسلات (جہاں سورۃ مرسلات نازل ہوئی تھی ۔ نزد مسجد خیف)	〃
۱۹	مغارہ فتح کے قریب	
۲۰	صفا و مروہ پر	بعد عصر
۲۱	چاہ زمزم کے پاس	غروب
۲۲	عرفات میں (جبل رحمت کے بائیں جانب)	〃
۲۳	دار خیزراں (قریب بہ صفا)	بین العشائین
۲۴	مسعیٰ پر وقت سعی کے	ہر وقت
۲۵	مطاف پر وقت طواف	〃
۲۶	مطاف میں مقابل باب الکعبہ	نصف اللیل
۲۷	ملتزم کے قریب	〃
۲۸	منیٰ میں (نزد بعض قریب بہ جمرات)	چودھویں رات
۲۹	حجر متکا کے پاس	یک شنبہ
۳۰	مسجد خیف (مقابلہ مسجد بیعت)	چہار شنبہ
۳۱	دار خدیجۃ الکبریٰ (یعنی قبۃ الوحی)	شب جمعہ
۳۲	قبر شیخ ابو الحسن	〃
۳۳	نزد قبر حضرت خدیجۃ الکبریٰ	〃
۳۴	نزد قبر سفیان ابن عیینہ	〃
۳۵	نزد قبر فضیل بن عیاض	〃
۳۶	نزد قبر امام عبد الکریم ابن ہوازن القشیری	[illegible]
۳۷	نزد قبر عبد اللہ الحسن بن ابی عمید	جمعہ
۳۸	وقت داخل ہونے باب السلام	ہر وقت
۳۹	قبر عبد اللہ الحسن بن ابی عمید	جمعہ

ہفتہ وار خبریں

ڈھاکہ - ۸ جون - وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمٰن نے بین الاقوامی مذہبی نمائندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انسانی، ذہنی اور اعصابی شکست کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے بنیادی عوامل نہایت عام فہم اور سادہ ہیں۔ لیکن جہاں اختلاف شروع ہوتا ہے۔ وہ تمام انسانی ذہنی تخلیق کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام انسان یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور تمام انسان اس کی مخلوق ہیں۔ اس پر کسی مذہب اور جماعت کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اسی لئے ہم سب خدا کی اطاعت کرتے ہوئے ملکی و ملی خدمات انجام دیں۔

کراچی - ۸ جون - وزیر مالیات مسٹر امجد علی نے "تیرے بغیر" ایک نئی فلم کا افتتاح کیا۔ اور انہوں نے انتہائی "فخر و مسرت" سے اظہار فرمایا کہ پاکستانی فلم انڈسٹری نے نہایت مختصر عرصہ میں نمایاں طور پر ترقی کی منزلیں طے کی ہیں۔

کراچی - ۷ جون - کراچی سی آئی ڈی نے مسٹر مادھو جی ایم ایل اے مغربی پاکستان کو سرکاری سٹورز میں ۳۵ ہزار کا غبن کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور انہیں حسب حیثیت اے کلاس دینے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

نئی دہلی - حکومت ہند نے تین ڈاکٹروں اور دو کمپاؤنڈروں پر مشتمل ایک طبی دستہ سعودی عرب بھیجا ہے۔ جو حج کے دنوں میں ہندوستانی حاجیوں کو طبی امداد بہم پہنچائیگا۔

نئی دہلی - ۸ جون - یکم جون ۱۹۵۷ء کو بھارت کے ۱۷۴۴ عازمین حج کا ایک جہاز بمبئی سے جدہ کے لئے روانہ ہو گیا ماہ رمضان کے بعد یہ چھٹا جہاز روانہ ہوا ہے۔ اور اب تک ۱۸۲۷۱ اشخاص حج کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی - ۵ جون - یہاں ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ارکان پارلیمنٹ کی اکثریت کے مطالبہ کے پیش نظر وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پنڈت نہرو کو وزارت سے الگ کرنے کے محرک مسٹر ڈھیبر صدر کانگرس ہیں۔ جو سیاسی مبصرین کی آراء کے مطابق خود وزارتِ عظمیٰ کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

بغداد - ۸ جون - عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید آج وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے شاہ فیصل کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ ابھی تک استعفیٰ کی وجوہات نہیں معلوم ہو سکیں۔

بیروت - ۵ جون - پولیس نے ایک سو سترہ کمیونسٹوں کو تخریبی کارروائیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ ان لوگوں کو عین اس وقت گرفتار کیا گیا جب کہ وہ تخریبی کارروائیوں کے لئے منصوبے تیار کر رہے تھے۔

الجزائر - ۸ جون - فرانس کی سلامتی افواج نے ایک دستہ نے شمالی سلسلہ کوہ بولاذرا میں ۳۰۲ مسلمان ایک ہفتہ میں شہید کر دیئے ہیں۔

واشنگٹن - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان امریکہ سے اسلحہ مثلاً ٹینک اور طیارے وغیرہ خریدے گا۔ یاد رہے کہ پہلے بھی امریکہ اس قسم کے ہتھیار ہندوستان کو دے چکا ہے۔

نئی دہلی - ۹ جون - نئی دہلی اور پرانی دہلی سے گزشتہ رات ڈیڑھ ہزار کے قریب افراد پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ ان میں سے صرف ۱۶۵ افراد کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ انفلوئنزا سے مزید چار اموات کی اطلاعات ملی ہیں۔ آج دو سو سے زائد افراد پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ تمام سکول، کالج اور سینما ہاؤس بند رہے۔

الجزائر - ۹ جون - کل رات الجزائر کے مغربی علاقہ میں "موبگیم" کے شہر میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔

بچوں کا صفحہ

ایثار

(از جناب محمد شفیع عمرالدین صاحب دفتردار میرپور خاص)

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے :-
لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (مشارق الانوار ۱۴۴ بخاری شریف و مسلم شریف)

ترجمہ - کوئی بندہ اُس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوتا - جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے - جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے -

(۲) اس حدیث پاک سے ہمیں ایثار کا بہت سبق ملتا ہے - ایثار یہ ہے کہ ایک چیز کی ہمیں ضرورت ہے - اسی چیز کا دوسرا بھی ضرورتمند ہے - ہم اپنی ضرورت کو روک لیتے ہیں اور دوسرے کو وہ چیز دے دیتے ہیں - ہم نے اپنی غرض کو دوسرے کی ضرورت کی خاطر قربان کر دیا - یہ ایثار ہے -

(۳) ہم مسلمانوں کے پاس علمی سرمایہ بہت بڑا ہے - ایثار کی مثالیں ہمارے پاس بے شمار ہیں - جن کو ہمیں دھیان میں رکھنا چاہئے - اور ان مثالوں پر عمل کرنا چاہئے - یرموک کی جنگ کا مشہور واقعہ ہے - حضرت حذیفہ العدوی رضؓ اپنے زخمی بھائی کی تلاش میدانِ جنگ میں کرتے ہیں - اس کی پیاس بجھانے کے لئے پانی ساتھ ہے - جوئندہ یابندہ جو تلاش کرتا ہے وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے - جب زخمی بھائی مل گیا تو اس کو پانی پیش کیا - ابھی اس نے پانی پیا ہی نہ تھا کہ دوسرے زخمی کی آہ کی آواز کانوں میں پڑی - زخمی نے فوراً بھائی کو اشارہ کیا کہ پانی پہلے اس کو پلاؤ - یہ اُس کے قریب گئے - پہچانا تو حضرت ہشام بن العاص رضؓ تھے - اُن کی خدمت میں پانی کا پیالہ پیش کیا - تبھی اس کے کہ وہ پئیں تیسرے زخمی کی صدا کانوں میں پہنچی حضرت ہشام رضؓ نے فوراً کہا پہلے ان کو پلاؤ - یہ پانی لے کر اُن کی خدمت میں پہنچے - دیکھا تو وہ دم توڑ چکے ہیں -

لوٹ کر حضرت ہشام رضؓ کے قریب آئے تو دیکھا کہ وہ بھی جنّت کو سدھار چکے ہیں - لوٹ کر بھائی کے پاس آئے کہ ان کی ہی پیاس اب بجھائی جائے - مگر دیکھا کہ ان کا بھی وصال ہو چکا ہے -
(ماخذ رحمۃ للعالمین جلد سوم فصل ۷ اسلام ہی بانیٔ اخوّت ہے)

ایثار کی اس قدر بلند مثال اسلام کے سوا کون پیش کر سکتا ہے -

(۴) بزرگانِ دین بھی ایثار کی زندہ تصویر ہوتے ہیں - وہ تو اس حد تک اس میں ترقی کر جاتے ہیں کہ جانوروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے مقدم جانتے ہیں - حضرت ابو حامد دوستان رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں - ایک دن آپ مرد کی ایک دوکان پر بیٹھے تھے - آپ کو ایک سقّے نے پانی دیا - آپ نے کچھ وقت پانی ہاتھ میں لئے رکھا - سقّے نے پوچھا کہ حضرت کیوں نہیں پیتے ؟
جواب دیا کہ ایک مکھی پانی پی رہی ہے - اور میں صبر کر رہا ہوں - جب تک وہ پانی پی چکے - کیونکہ اللہ کی دوستی کا دم بھرنے والے دوسری مخلوق کو تکلیف دے کر کچھ نہیں کھاتے -
(نفحات الانس حضرت جامی رحؒ)

(۵) اب آؤ ذرا ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیں - گاڑی میں سوار ہوتے وقت دھکے پر دھکے دیئے جا رہے ہیں اُترتے وقت دوسروں کو کچلا جا رہا ہے - ٹکٹ خریدتے وقت خاصی کشتی لڑی جاتی ہے - اگر ڈاکخانہ میں کاروبار کی غرض سے جانا ہو تو وہاں بھی اسی طرح کے واقعات نظر آئیں گے - اگر شفا خانے میں دوائی لینے جاؤ گے - تو اُدھر بھی ایثار کرنے والا کوئی شاذ و نادر ہی پاؤ گے - بازار میں سودا لینے جائیے - اگر دُکان پر بھیڑ ہو تو ہر ایک کو اسی دُھن میں دیکھو گے - کہ پہلے وہ سودا خرید سکے - یہ تفصیل بڑی لمبی ہے - کہاں تک گنتا جاؤں - حضرت مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے ؎

اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیمبر
کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور
معین اس کا خود ہے خداوندِ داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

(۶) پیارے بچو ! اپنے بزرگوں کی مثالوں کو خوب یاد کر لو - خود کو ایثار کے عادی بناؤ - اللہ تعالےٰ کے حضور میں بڑی عزّت پاؤ گے - دُنیا بھی تمہیں عزیز جانے گی -

---

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس

لاہور ۵ - جون ۱۹۵۷ء دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان کے حکم کے مطابق ۲۸ - ۲۹ جون ۱۹۵۷ء کو بمقام ملتان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس منعقد ہونا قرار پایا ہے - تمام صوبجات کے ارکانِ عاملہ سے درخواست ہے کہ وہ ۲۷ - جون کی رات تک پہنچنے کی کوشش کریں - [illegible] ملتان ڈسٹرکٹ جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس بھی ہوگی - جس کے لئے مجلس استقبالیہ مرتب ہو چکی ہے مجلس عاملہ کا ایجنڈا حسب ذیل ہے :-

(۱) آنے والے عام انتخابات اور اُن کے لئے پارلیمنٹری بورڈ کے تقرر پر غور -
(۲) آل ویسٹ پاکستان (مغربی پاکستان) جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس اور مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس -
(۳) دستوری رپورٹ پر غور اور فیصلہ -
(۴) ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال اور مذہبی امور پر غور -
(۵) اخلاقی اور اقتصادی ترقی کے وسائل -
(۶) الجزائر کے عربوں پر انسانیت سوز مظالم کے تدارک کا مسئلہ -
(۷) دیگر امور باجازتِ صدر -

العبد غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان (لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷
ایڈیٹر
عبدالمنان چوہان

منظور شدہ محکمہ تعلیم
(۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۵۶ء
(۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری C - B - T/۲۷۳۰/۲۲۸۱ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء

بدل اشتراک
سالانہ ۱۱ر
ششماہی ۶ر
فی پرچہ ۴ر

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ سے شائع ہوا